15

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام خلافت راشدہ کا نظام

23 تا 29 شوال المکرم 1446ھ/ 22 تا 28 اپریل 2025ء

اس شمارے میں

سود کی نحوست!

امیر سے ملاقات (37)

اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار

فلسطین! فلسطین!

فلسطین اور اُمّتِ مسلمہ کی ذِمّہ داری

رمضان المبارک کے بعد بھی رب کی رضا کی زندگی گزارو!

نظریہ: قوموں کی روح

نظریہ (IDEOLOGY) ایک قوم کے لیے رُوح کی سی حیثیت رکھتا ہے، جس کے ہونے سے زندگی برقرار رہتی ہے اور جس کے فقدان کی صورت میں انسانی معاشروں سے اس حرارت وحرکت کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس کا نام زندگی ہے۔ قوم کی یہ زندگی بخش نظریاتی رُوح اگر زندہ وتوانا ہو تو دوسری تمام قوتیں ہاتھ آ جاتی ہیں اور تھوڑی قوتوں سے بہت زیادہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ نظریہ سے سرشار ہونے والی قوموں کا عشق اتنا جَسُور اور فَقر اتنا غیور ہوتا ہے کہ وہ کبھی خوار نہیں ہوتیں، لیکن نظریہ کی مرکزی قوت ختم ہو جائے یا کمزور پڑ جائے تو محض روپے پیسے، صنعت وتجارت، فوجوں اور اسلحہ، ادارات اور تنظیموں اور معاہدوں اور بلاکوں کے بل پر کسی انسانی گروہ کو نہ زندگی حاصل ہو سکتی ہے، نہ ترقی وکامیابی۔ بدن میں اگر رُوح ختم ہو رہی ہو اور شجاعت کا جوہر فعال کام نہ کر رہا ہو تو بھینسے جیسا عظیم جثہ گوشت کے ایک ڈھیر سے زیادہ نہیں۔

نظریہ سے محروم معاشرے یا تو قائم ہی نہیں رہ سکتے، یا پھر وہ دوسروں میں ضم ہو جاتے ہیں اور کسی نظریاتی تمدن کے تابع مہمل بن جاتے ہیں۔ اقوام کا زوال ''بے زری'' سے نہیں ہوتا، اور اُن کا عروج بھی تونگری کا مرہونِ منت نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسلحہ کی کمی کے بھی معنی لازماً یہ نہیں ہوتے کہ ایک قوم کمزور ہے، بلکہ اگر اس کے جوانوں کی خودی فولاد کی سی قوت رکھتی ہے تو وہ بہت زیادہ محتاجِ شمشیر نہیں رہتی۔ دوسری طرف اگر خودی ہی جواب دے جائے تو پھر جو کچھ رہ جاتا ہے وہ خالی زرنگار نیام ہوتے ہیں جن میں شمشیریں نہیں ہوتیں۔ اسی لیے علامہ اقبال فرماتے ہیں ع ''قوموں کی حیات اُن کے تخیل پہ ہے موقوف۔''

اقبال کا شعلہ نوا
نعیم صدیقی

مسجد اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

تنظیم اسلامی پاکستان

بانی تنظیم: ڈاکٹر اسرار احمدؒ | امیر تنظیم: شجاع الدین شیخ

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عذاب و رحم کی صورتیں

سُورۃُ العَنکبُوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات:20 تا 23

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِیُٔ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۰﴾ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾
وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۲۲﴾
وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ لِقَآئِہٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾

آیت:۲۰ ﴿قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِیُٔ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ﴾ ’’ان سے کہیے کہ ذرا گھومو پھرو زمین میں اور دیکھو کس طرح اللہ نے پہلی بار پیدا کیا‘ پھر اللہ ہی اُٹھاتا ہے (یا اُٹھائے گا) دوسری بار!‘‘

مخلوق کو دوبارہ پیدا کرنے کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت سے دنیا میں بھی چل رہا ہے۔ جیسے ایک فصل ختم ہوتی ہے تو دوسری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آخرت میں بھی انسانوں کو پھر سے زندہ کرے گا۔ یہ سب کچھ اُسی کے اختیار میں ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۰﴾﴾ ’’یقیناً اللہ ہر شے پر قادر ہے۔‘‘

آیت:۲۱ ﴿یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾﴾ ’’وہ جسے چاہے گا، عذاب دے گا اور جس پر چاہے گا رحم فرمائے گا‘ اور اُسی کی طرف تم لوٹا دیے جاؤ گے۔‘‘

آیت:۲۲ ﴿وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۫﴾ ’’اور تم اُسے عاجز نہیں کر سکتے زمین میں اور نہ آسمان میں‘‘

تم زمین یا آسمان میں کہیں بھی کسی بھی طریقے سے اُس کے اختیار سے باہر نہیں نکل سکتے۔

﴿وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۲۲﴾﴾ ’’اور نہیں ہے اللہ کے مقابلے میں کوئی تمہارا حمایتی اور نہ ہی کوئی مددگار۔‘‘

آیت:۲۳ ﴿وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ لِقَآئِہٖۤ﴾ ’’اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا اور اُس کی ملاقات کا‘‘

﴿اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾﴾ ’’یہی لوگ ہیں جو مایوس ہو چکے ہیں میری رحمت سے اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔‘‘

درس حدیث

فکرِ آخرت کی اہمیت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ)) (صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اُس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اُس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا میں اُسے اُتنا ہی ملتا ہے جتنا اُس کے لیے مقدر ہے۔

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

23 تا 29 شوال 1446ھ — جلد 34
22 تا 28 اپریل 2025ء — شمارہ 15

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دار الاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سود کی نحوست ! (1)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرما کر بطور آزمائش دنیا میں بھیجا تو اس کا رزق و دیگر ضروریاتِ زندگی پیدا کیں اور ان ضروریات ورزق کے حصول اور باہم تبادلے کے جائز طریقے بھی بتائے تا کہ ہر انسان بآسانی اپنا رزق و دیگر ضروریات حاصل کر کے اپنے رب کی بندگی کا حق ادا کر سکے۔ دوسری طرف کاروبار اور باہمی لین دین کے وہ تمام طریقے ممنوع اور حرام قرار دیئے جن کے نتیجے میں وسائل اور ضروریاتِ زندگی پر کسی مخصوص گروہ یا طبقے کی اجارہ داری قائم ہو جائے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو جائے تو انسان ظلم وستم اور غربت و افلاس کی چکی میں پس کر اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی عبادتِ رب اور حصولِ رضائے الٰہی سے ہی غافل ہو جاتا ہے۔ ان حرام کردہ طریقوں میں سب سے مکروہ اور گھناؤنا طریقہ سود (رِبا) ہے۔

سود انسانیت کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ اس سے معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ سودی نظام بظاہر جتنا بھی پھلتا پھولتا نظر آئے درحقیقت معیشت کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "جو مال تم سود پر دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں جا کر (تمہارا سرمایہ) بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا" (سورہ روم: آیت 39)۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی آیت 276 میں یہ فیصلہ سنا دیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اس بات کی مزید وضاحت نبی اکرم ﷺ نے یوں فرمائی کہ "سود کا انجام قلت (کمی) ہے، اگرچہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو" (مسند احمد)۔ سود کے لین دین کے بارے میں حتمی اور قطعی حکم سورۃ البقرۃ کی آیات 278-279 میں نازل ہوا: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو کچھ سود میں سے باقی رہ گیا ہے اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمہارے لیے ہے تمہارا اصل مال، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔" سودی نظام کے باعث معاشرے میں غربت کے ساتھ ساتھ بے حیائی، عیاشی اور بدمعاشی کا طوفان برپا ہو جاتا ہے اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے ان تینوں برائیوں کا اکٹھے ذکر کیا اور فرمایا: "قیامت کے قریب سود خوری، زنا کاری اور شراب نوشی پھیل جائے گی" (طبرانی)۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس قوم میں سود اور زنا پھیل جائیں، وہ اللہ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے" (مستدرک حاکم)۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، سود کھلانے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا: یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں (مسلم)۔ اِس کے علاوہ بھی شناعتِ رِبا کے حوالے سے احادیث کے خزانے میں لاتعداد جواہر موجود ہیں۔

15 جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح کا یہ بیان ریکارڈ کا حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا (ترجمہ و تلخیص):

"میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی "مجلسِ تحقیق" بینکاری کے ایسے طریقے کیونکر وضع کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں اور اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے۔ مغربی نظام افرادِ انسانی کے مابین انصاف کرنے اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے، بلکہ گزشتہ نصف صدی میں ہونے والی دو عظیم جنگوں کی ذمہ داری سراسر مغرب پر عائد ہوتی ہے۔ مغربی دنیا صنعتی قابلیت اور مشینوں کی دولت کے زبردست فوائد رکھنے کے باوجود انسانی تاریخ کے بدترین باطنی بحران میں مبتلا ہے۔ اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پُرسکون خوشحالی حاصل کرنے کے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ اپنی تقدیر ہمیں منفرد انداز میں بنانی پڑے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور

معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔ ایسا نظام پیش کر کے گویا ہم مسلمان کی حیثیت میں اپنا فرض سرانجام دیں گے۔ انسانیت کو سچے اور صحیح امن کا پیغام دیں گے۔ صرف ایسا امن ہی انسانیت کو جنگ کی ہولناکی سے بچا سکتا ہے، اور صرف ایسا امن ہی بنی نوع انسان کی خوشی اور خوشحالی کا امین ہو سکتا ہے۔''

جناب قائد کا یہ پالیسی بیان اپنے مفہوم اور مدعا میں بالکل واضح اور غیر مبہم ہے۔ پاکستان کے مرکزی مالیاتی ادارے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے اس اصولی مؤقف کا اظہار اس امر کا غماز ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئینی تاریخ اور سود کی حرمت کا مسئلہ بالکل آغاز ہی سے پہلو بہ پہلو رہا ہے۔

موجودہ حالات کی بات کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان اس وقت اپنی تاریخ کے ایک مشکل اور نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ ایک طرف اسلام دشمن بیرونی قوتیں پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہیں تو دوسری طرف ملک کے اندر سیاسی اور معاشی بحران، مہنگائی اور لوٹ کھسوٹ، کرپشن اور دہشت گردی نے عوام کا جینا دوبھر کیا ہوا ہے اور ملک کی معاشی جڑیں مکمل طور پر کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ہم کشکول اُٹھائے IMF اور دیگر ممالک سے بھیک مانگتے پھر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں چرچا ہو رہا ہے کہ پاکستان میں سری لنکا بلکہ غزہ جیسے معاشی حالات ہو گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس سال بھی پاکستان کی آزادی کا 78 واں یوم بڑے طمطراق سے منایا جائے گا۔ لیکن کیا یہ ایک تلخ حقیقت نہیں کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ تو کجا، شریعت محمدی ﷺ کی علی الاعلان دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے کی بجائے ہر سطح پر سودی معیشت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ گویا ہم نے بحیثیت قوم اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اسی طرح کئی احادیث مبارکہ جن میں سے بعض کا ذکر پہلے آ چکا، اُن میں سود میں ملوث افراد اور معاشروں کیلئے دنیا و آخرت کی شدید ترین وعیدیں آئی ہیں۔ ہم اللہ کا لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اُمتِ محمدی ﷺ میں پیدا فرمایا اور پھر کم از کم ہدف کی حد تک پاکستان جیسے واحد نظریاتی اور اسلامی ایٹمی ملک سے نوازا۔ جس میں قراردادِ مقاصد منظور کی گئی۔ اگرچہ وطن عزیز میں نظریۂ پاکستان کی تعبیر و تشریح کے اعلیٰ ترین ریاستی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل جو 1973ء کے آئین کے تحت معرضِ وجود میں آیا، اُس سے قبل 1960ء کی دہائی میں اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل قائم کر دی گئی تھی جس نے ملک سے سودی معیشت کے مکمل خاتمہ پر خاطر خواہ کام بھی کیا۔ لیکن 26 مئی 1980ء کو وفاقی شرعی عدالت کے قیام کے بعد سود کے خلاف باقاعدہ قانونی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ آگے بڑھنے سے قبل ضروری ہے کہ 2022ء کے فیصلے کا مختصر سا پس منظر بیان کر دیا جائے تاکہ قارئین ماضی کے پورے عدالتی عمل سے بخوبی واقف ہو جائیں۔

28 اپریل 2022ء (بمطابق 26 رمضان المبارک 1443ھ) کو وفاقی شرعی عدالت نے اپنے معرکۃ الآراء فیصلے میں مروجہ ہر قسم کے سود (بشمول بنک انٹرسٹ) کو ربا اور حرام مطلق قرار دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ''سود کو انٹرسٹ (Interest) کہا جائے یا نفع، یا کسی قانون میں اسے کچھ اور کہا گیا ہو، اس کی تمام صورتیں حرمتِ سود کے زمرے میں آتی ہیں۔ قانون اور بنکاری صنعت میں اس کی کوئی بھی اصطلاح مستعمل ہو، سب حرام ہیں''۔ اس تفصیل میں سود کا ایک اور انگریزی نام 'یوژری' (Usury) بھی شامل ہے۔ گویا وفاقی شرعی عدالت نے یہ فیصلہ سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کے 23 دسمبر 1999ء کے فیصلے کے تسلسل میں سنا دیا۔ اس سے قبل بھی وفاقی شرعی عدالت نے مرحوم جسٹس تنزیل الرحمٰن کی سربراہی میں 14 نومبر 1991ء کو بنک انٹرسٹ کو ربا قرار دے کر اس کے حرامِ مطلق ہونے کا فیصلہ دیا تھا، جس کے خلاف دائر کی گئی اپیل کو نمٹاتے ہوئے 1999ء میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے 1991ء کے فیصلہ کی توثیق کر دی لیکن مختلف حیلے بہانوں سے 2022ء تک اس پر عمل درآمد نہ کیا گیا۔ جنرل مشرف کی حکومت نے سپریم کورٹ کا شریعت اپیلٹ بینچ تحلیل کر کے نیا بینچ بنا دیا، جس میں نئے جج تھے اور اُن میں بعض ''روشن خیال'' حضرات بھی شامل تھے۔ بینچ میں سماعت کے دوران پہلے سے طے شدہ کئی امور پر گفتگو کا آغاز نئے سرے سے ہوا۔ یوں سماعت کا دورانیہ بڑھتا گیا، حالانکہ اپیل میں تفصیل کے بجائے چند متعین نکات پر بحث ہوا کرتی ہے۔ طویل سماعت کے دوران میں سابق اصل بینچ کی دی گئی ڈیڑھ سالہ مدتِ مہلت ختم ہو گئی۔ لہٰذا حکومت کو قوانین میں ترمیم کے لیے اس نئے بینچ نے ایک سال کا مزید وقت دیا۔ یہ وقت ختم ہونے کے قریب پہنچا تو بینچ نے کچھ نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے اس ہدایت کے ساتھ مقدمہ وفاقی شرعی عدالت کو واپس بھیج دیا کہ ''ان نکات کو از سرِنو دیکھا جائے''۔

بالآخر 28 اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔ گویا وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے 20 سال بعد سودی نظام کے خاتمہ کے خلاف 2002ء کے فیصلہ کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کو نمٹا دیا۔ عدالت نے سود کے لئے سہولت کاری کرنے والے تمام قوانین اور شقوں کو غیر شرعی قرار دے دیا۔ فیصلہ میں انٹرسٹ ایکٹ 1839ء کو بھی غیر شرعی قرار دے دیا۔ خلاف شریعت قرار دیئے گئے تمام قوانین کو یکم جون 2022ء سے ختم کرنے اور ملکی معیشت کو ہر نوع کے سود سے پاک کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ 31 دسمبر 2022ء تک سود سے پاک معاشی نظام کی تشکیل کے لیے پارلیمان تمام ضروری قانون سازی مکمل کر لے۔ عدالت نے فیصلے میں 31 دسمبر 2027ء تک تمام قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کا حکم بھی دیا۔ گویا ملکی معیشت کو اسلام کے اُصولوں کے مطابق ڈھالنے کا نقشہ فراہم کر دیا گیا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر فی الفور عمل کرنا شروع کر دیتی تاکہ 31 دسمبر 2027ء تک ملک سے سود کی نحوست بھی ختم ہو جاتی اور معاشی نظام کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کا عمل بھی پورا ہو جاتا۔ لیکن ہوا یہ کہ حکومت اور سٹیٹ بینک دونوں نے لیت و لعل سے کام لیا اور مختلف حیلے بہانے بنا کر اس معاملے کو لٹکانے اور ٹالنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر کوئی عملی اقدام دکھائی نہیں دیا۔ اسی دوران بعض نجی بینکوں اور چند افراد نے ذاتی حیثیت میں وفاقی شرعی عدالت کے 28 اپریل 2022ء کے فیصلے کو چیلنج کر دیا اور یوں اس فیصلے کے خلاف ''خودکار'' حکم امتناعی (سٹے آرڈر) مل گیا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو آئے 1091 دن گزر چکے ہیں اور جب تک سپریم کورٹ کا شریعت اپیلٹ بینچ فیصلہ کے خلاف دائر کی گئی اپیلوں کی سماعت نہیں کرتا، معاملہ ایک مرتبہ پھر لٹکا ہوا ہے۔ (جاری ہے) ✿✿✿

[نوٹ: ندائے خلافت کے آئندہ شمارے میں پاکستان سے سود کی نحوست کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور ملکی معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے پر بات ہوگی۔ ان شاء اللہ!]

ہم پر گھر کی خواتین کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری ادا کر کے گھر کے مردوں کے لیے دن کے روزے اور رات کے قیام کا معاملہ آسان بنایا۔

ٹیکنالوجی کا استعمال حرام نہیں لیکن آج اس کا غالب استعمال غلط ہو رہا ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

میراث کے جو حصے اللہ نے مقرر کر دیئے، وہ اللہ کی حدود ہیں اُنہیں ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔

حجاب کے حوالے سے لوگوں کی باتوں کی بجائے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو مدنظر رکھیں۔

خصوصی پروگرام ”امیر سے ملاقات“ میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا، الحمد للہ اور اس مرتبہ تو ایسا لگا کہ بہت ہی تیزی سے گزر گیا۔ اس حوالے سے کچھ فرمائیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جامع ترمذی کی ایک روایت کا مفہوم ہے کہ قیامت سے قبل وقت اتنی تیزی سے گزرے گا کہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر، اور ایک دن ایک ساعت کے برابر معلوم ہوگا تو یہ وہی معاملہ معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم!)۔ پھر یہ کہ عید کے موقع پر بعض میسجز موصول ہوتے ہیں جن میں ایک پیغام اہمیت کا حامل ہے۔ شکریہ ہر ماں کا، ہر بیوی کا، ہر بہن کا جنہوں نے کچن اور گھر کے انتظامی معاملات کو سنبھالا جس سے گھر کے مردوں کو اپنے معمولات انجام دینے میں سہولت ہوئی، روزہ رکھنے میں سہولت، افطار میں سہولت، قیام اللیل اور دورۂ ترجمہ قرآن کی محافل میں وقت لگانے کی سہولت۔ ان تمام کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔ ان کے لیے بشارت بھی ہے۔ ایک سفر کا معاملہ تھا جس میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے جو جہاد کے سفر سے واپس آئے تھے، تو ان کے اجر و ثواب کو بہت سے لوگوں نے بیان کیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ ان کے گھوڑوں کو پانی جس نے پلایا تھا، جس نے انہیں کھلایا تھا، ان کے گھوڑوں کی رکھوالی جس نے کی تو جتنا اجر جہاد میں عملاً شریک ہونے والوں کا ہے اتنا ہی اجر ان کے لیے بھی ہے جو اُن کی سواریوں کو سہولت فراہم کر رہے تھے۔

سوال: ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے نام سے بہت سے چینلز سوشل میڈیا پر چل رہے ہیں جو آفیشل نہیں ہیں۔ لیکن ان میں ڈاکٹر صاحبؒ کا کنٹینٹ استعمال ہو رہا ہے اور بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ اصلی نہیں ہوتا بلکہ کچھ ویڈیوز تو ایسی بھی سامنے آئی ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنہیں اے آئی کے ذریعے بنایا گیا ہے۔ پھر کچھ لوگ ایسی ویڈیوز کا سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فرمائیں کہ ہمارا اس حوالے سے طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟ (محمد عامر، لاہور)

امیر تنظیم اسلامی: یہ بڑا اہم سوال بھی ہے اور اس سے بڑا مسئلہ بھی ہے۔ ہمارے استاد بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ اُس وقت ٹیلی ویژن پر آتے تھے جب اکثر علماء حضرات ٹیلی ویژن کے استعمال کو درست نہیں سمجھتے تھے اور بعض تو حرام تک سمجھتے تھے۔ لیکن پھر دور بدلا اور اب ٹی وی چھوڑیں سوشل میڈیا کا بھی استعمال شروع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ اس وقت جو دستیاب ٹیکنالوجی تھی ڈاکٹر صاحبؒ نے اُس کو علی وجہ البصیرت استعمال کیا اور اس کے دلائل سنتِ رسول ﷺ سے بھی دیئے۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے اور جو منکرات میڈیا کے استعمال کی وجہ سے آ جایا کرتے ہیں، ان سے اجتناب کرتے ہوئے اُن ذرائع کا استعمال کیا۔ آج جب مختلف مکاتبِ فکر کے علماء سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ اپنے بعض اختلافات کے باوجود اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحبؒ کو قرآن حکیم کی خدمت، دین کے جامع تصور کو عام کرنے، نظامِ خلافت کے قیام کی جدوجہد کا نعرہ بلند کرنے کی خاص توفیق عطا فرمائی تھی۔ البتہ آج دور سوشل میڈیا کا ہے اور سوشل میڈیا پر دجل جس سے لفظ دجال بھی نکلا ہے یعنی دجل بمعنی دھوکہ، فریب، اُس کا معاملہ بہت زیادہ ہے۔ حالیہ ماہِ رمضان میں بھی اور اس سے قبل بھی چند ویڈیوز ہمارے نگاہوں سے گزریں جن کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ اصل نہیں ہیں۔ جب مجھ جیسا بندہ جو آئی ٹی کا ماہر نہیں اور اے آئی کی گہرائی کو نہیں سمجھتا وہ بھی آپ کو بتا دے کہ فلاں ویڈیو صریحاً جھوٹ ہے یعنی ڈاکٹر اسرار صاحبؒ کو اور ایک دوسری مرحوم شخصیت حکیم سعید صاحب کو پیش کیا گیا ہے اور دونوں کے ساتھ ایک اہم شخصیت بھی ہے تو دھوکہ بھی سمجھ میں آ گیا اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ویڈیو جھوٹ پر مبنی ہے۔ لیکن یہ بات صرف ڈاکٹر اسرارؒ صاحب تک محدود نہیں رہے گی اور صرف اہلِ دین تک محدود نہیں رہے گی بلکہ سیاست دان، حکمران، مقتدر طبقے اور سماجی شخصیات بھی نہیں بچیں گی۔ یہ بھی خدشہ ہے کہ ایسا دجل خدانخواستہ گھروں میں داخل ہو جائے گا اور گھر کا بڑا یا دوسرا کوئی فرد بھی اس سے نہیں بچے گا۔ اِس حوالے سے ایک اصولی بات ہمارے سامنے رہے کہ اگرچہ ٹیکنالوجی کا استعمال حرام نہیں لیکن آج اُس کا غالب استعمال غلط ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدود کے نفاذ میں علماء نے چار ایسے گواہوں کو پیش کرنے کا حکم دیا ہے جو اُس واقعہ کو بنفسِ نفیس ہوتا دیکھیں۔ اس میں ویڈیو اور امیج کی بنیاد پر حد نہیں لگے گی۔ ویڈیو اور امیج کو اضافی شہادت کے طور پر تو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن بنیادی فیصلہ چار عادل گواہوں کی دی ہوئی گواہی کی بنیاد پر ہی

ہوگا۔ ایسے معاملات میں فقہاء کی بصیرت پر داد پیش کرنا بنتا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اے آئی کے ذریعے جھوٹ پھیلانا، لوگوں کی عزتوں کو اُچھالنا اور ایسے دجالی کھلواڑ اور دھوکہ کس قدر آسان ہو چکے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے۔ اگلی بات سوشل میڈیا پر مونیٹائزیشن سے کمائی کا معاملہ ہے۔ مونیٹائزیشن کے بارے میں ہمارا موقف واضح ہے کہ یہ انتہائی مشکوک ہے۔ مونیٹائزیشن کے باعث بہت سی خرافات بھی آ رہی ہیں جنہیں اپنے سر کیوں لیا جائے۔ پھر پیسہ کمائیں گے تو یہ آمدن کس نوعیت کا کنٹینٹ بنانے اور کہاں سے آئے گی۔ ویڈیو میں اگر صریحاً جھوٹ ہے، تہمت و بہتان ہے اور حقائق کو غلط پیش کیا جا رہا ہے تو یہ سب کبیرہ گناہ ہیں جس سے بچنا لازم ہے۔ ہم تو نصح و خیر خواہی کے جذبے سے کہیں گے کہ بھائی ڈاکٹر اسرار صاحبؒ یا کسی اور شخص کی جھوٹی ویڈیوز بنا کر اپنی آخرت کیوں خراب کر رہے ہو؟ لہٰذا اس حوالے سے تو ہمیں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ ہے، اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ جو لوگ اپنے کسی سیاسی مفاد کے لیے ڈاکٹر صاحبؒ کی ذات کو استعمال کرتے ہیں چاہے حکمران ہوں، مقتدر طبقے ہوں، اپوزیشن ہوں یا عوام اور ڈاکٹر صاحبؒ سے غلط بات منسوب کر کے اپنے مخالف کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو اُنہیں خیال رکھنا چاہیے کہ اُن کی ایسی حرکتوں سے نقصان دین کا ہو رہا ہے۔ کیونکہ دنیا ڈاکٹر صاحبؒ کو پاکستان کے علاوہ بھارت، بنگلہ دیش اور کئی مغربی ممالک میں رہائش پذیر پاکستانی بھی سنتے ہیں، گویا دنیا کی ایک تہائی آبادی جو اُردو بولنے اور سمجھنے پر قادر ہے، اُنہیں دھوکہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ اُن سب کے سامنے ڈاکٹر صاحبؒ کی ایک حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے قران کی خدمت کا کام لیا۔ الحمدللہ! دنیا ایسی شخصیت کی خدمات کو جانتی ہے۔ لہٰذا بعض سوشل میڈیا انفلونسرز نے اُنہیں کمائی کا دھندا اور ذریعہ بنا لیا ہے۔ معاذ اللہ! یہ وہ شے ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ ٹیکنالوجی کا استعمال جیسے بڑھ رہا ہے ویسے ہی ٹیکنالوجی کا غلط استعمال بھی بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ کے کلپس کو غلط انداز میں پیش کرنے والے اس بات کو سمجھیں کہ اگر کوئی ایسی ویڈیو یا ایسا کنٹینٹ ڈاکٹر اسرار صاحبؒ سے محبت کرنے والوں کے سامنے آتا ہے تو یقیناً وہ یہ بات سمجھ جاتے ہیں کہ ڈاکٹر اسرار صاحبؒ ایسا نہیں کہہ سکتے تھے لہٰذا یہ غلط بات اُن کی طرف منسوب کی جا رہی ہے اور ڈاکٹر صاحبؒ کے قائم کردہ دو ادارے انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کی شاخیں ملک بھر میں بلکہ بیرونِ ملک بھی موجود ہیں۔ ایسا غلط کنٹینٹ دیکھ کر اگر کوئی شک پیدا ہو جائے تو خدارا آپ ہم سے رابطہ کیجیے۔ ان سب پلیٹ فارمز پر بھی ہمارے آفیشل پیجز موجود ہیں اور تنظیم اسلامی و انجمن خدام القرآن کے رابطہ نمبر بھی ہیں۔ ہم رابطہ کرنے والوں کی اصل کنٹینٹ کے حوالے سے راہنمائی کریں گے۔ جعلی ویڈیو چاہے اے آئی کے ذریعہ بنائی گئی ہو یا ڈاکٹر صاحبؒ کی کسی تقریر سے ایک دو جملے نکال کر باقی مکسنگ کے ذریعے دجل

سوشل میڈیا پر بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے حوالے سے غلط کنٹینٹ دیکھیں تو تنظیم اسلامی یا انجمن خدام القرآن سے ضرور رابطہ کریں۔ تا کہ اصل حقائق سامنے آسکیں۔

پھیلایا گیا ہے تو وہ رابطہ کرنے والوں کو اصل صورتِ حال کے حوالے سے ثبوت فراہم کر دیں گے۔ باقی اپنی سطح پر بھی تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن ان غلط حرکتیں کرنے والوں کے خلاف مناسب کارروائی کرتی ہے۔

میزبان: اس وقت تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ ایسے چینلز موجود ہیں جو ڈاکٹر صاحبؒ کا کنٹینٹ استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں سے غلط استعمال کرنے والوں میں سے بہت سوں کو تو ہم نے روکا ہے اور یہ معاملہ چلتا رہتا ہے۔ جیسے ہی ایسا کوئی کیس ہمارے علم میں آتا ہے تو ہم قانونی طریقہ کار اختیار کر کے ان کو روکتے ہیں۔ ہمارا مدعا یہ ہے کہ آپ بغیر اشتہار کے اور مواد کو تبدیل کیے بغیر ڈاکٹر صاحبؒ کے کلپس کو دین کی خدمت کی نیت سے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کے چینلز کو نہیں روکیں گے۔ لیکن جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ وہ اس کو اشتہارات کے استعمال سے کمانے کا ذریعہ بنا رہے ہیں، تھمب نیل غلط لگا رہے ہیں یا کنٹینٹ کے اندر تبدیلی کر رہے ہیں تو ہم اُن چینلز کو سٹرائک کرتے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی: یہاں یہ بات بہت اہم ہے کہ جو لوگ ڈاکٹر صاحبؒ کے کنٹینٹ کو استعمال کر کے کمائی کا ذریعہ بناتے ہیں، اُنہیں ہم اس لیے بھی سٹرائک کرتے ہیں کہ بھائی! ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنے خطابات و دروسِ قرآن کو دین کی خدمت کے لیے دیئے جس سے ہم نے آج تک ایک پیسہ نہیں کمایا، تو آپ کیوں کما رہے ہیں؟ بنیادی طور پر سٹرائک کرنا تو اس لیے ہے کہ دین کی بات کو غلط انداز میں پیش کر کے بدنام نہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنے دور میں کسی نوعیت کے کنٹینٹ کو بھی کاپی رائٹ نہیں کرایا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ دین کا کام پھیلے اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچے۔ ہم نے تو صرف ایک اہتمام کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحبؒ کے کنٹینٹ کو بدل کر یا غلط مطلب پہنا کر پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس کے علاوہ آج بھی بہت سے لوگ ہم سے اجازت مانگتے ہیں جن میں سیٹلائٹ چینلز بھی شامل ہیں کہ اُنہیں استعمال کے لیے ڈاکٹر اسرار صاحبؒ کا کنٹینٹ دیا جائے تو ہم درج بالا تمام شرائط کے ساتھ بخوشی ان کو اجازت دیتے ہیں۔

سوال: آج کے پُرفتن دور میں جب قرآن شریف کو حدیث سے علیحدہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے تا کہ حدیث کی اہمیت کو کم سے کم کیا جا سکے۔ جب کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن شریف اور حدیث پر بحیثیت مجموعی عمل ہی کے ذریعے دین کی ترویج و تبلیغ اور اقامت ہو سکتی ہے۔ ہماری تنظیم قرآن شریف کی ترویج و تبلیغ اور دعوت کے لیے ہر پلیٹ فارم کا بہترین طریقے سے استعمال کر رہی ہے لیکن یہ دیکھا گیا کہ جب حدیث کی ترویج و تبلیغ کی بات آتی ہے تو ہمارے یعنی کہ تنظیم اسلامی کے پاس کوئی ایسا پلیٹ فارم نہیں ہے جہاں سے عام طبقے بالخصوص نوجوانوں کے لیے احادیث مبارکہ کی تعلیم کا بندوبست کیا جا سکے۔ کیا یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم اور دیگر ذرائع سے حدیث مبارکہ کی اہمیت اور اس کی تبلیغ و ترویج کا بندوبست کریں؟ (محمد عبید یار خان، سعودی عرب)

امیر تنظیم اسلامی: ماشاء اللہ! بڑا اچھا سوال ہے اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے ہمارا ایک بہت بڑا فورم ماہِ رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن کا ہوتا ہے۔ اس سال مجھے بھی سعادت ملی اور کم و بیش ڈیڑھ سو مقامات پر رفقائے تنظیم کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی اللہ نے توفیق دی۔ بہت سے مقامات جو قرآن کریم میں ہیں جن سے حجیت حدیث کا ثبوت ملتا ہے ہم اُن کو واضح انداز میں پیش کرتے ہیں۔ بانی محترم ڈاکٹر اسرار صاحبؒ اور تنظیم اسلامی کے اکابرین جن میں سے بعض دنیا سے چلے گئے ہیں وہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ہم بھی ان مقامات کو بڑے اہتمام کے ساتھ پیش کرتے ہیں تا کہ یہ بات واضح

رہے کہ دین قرآن جمع سنت و اُسوۂ رسول ﷺ کا نام ہے۔ تنظیم اسلامی اور ملک بھر میں قائم قرآن اکیڈمیز کے تحت جو رجوع الی القرآن کورسز ہوتے ہیں اُن میں بھی ایک عنوان مطالعہ حدیث کا ہوتا ہے۔ پھر اربعین نووی سمیت منتخب احادیث کا مطالعہ بھی کرایا جاتا ہے۔ بعض مقامات پر ریاض الصالحین جو احادیث کا ایک معروف مجموعہ ہے اُس کا بھی مطالعہ کروایا جاتا ہے۔ بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار صاحبؒ نے باقاعدہ خطابات جمعہ میں اربعین نبوی کا مطالعہ کرایا جس کی ویڈیوز اور آڈیوز بھی دستیاب ہیں اور وہ کتابی شکل میں بھی دستیاب ہے۔ ان سب میں دین کے حوالے سے حجتِ حدیث پر کلام موجود ہے۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء بھی اُسرہ کی سطح پر بھی تذکیر بالحدیث کا اہتمام کرتے ہیں۔ عوامی خطابات کے مواقع پر بھی اس کا تذکرہ آتا ہے۔ ہمارے ایک بزرگ ساتھی تھے چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحبؒ وہ تربیتی کورسز اور دیگر مواقع پر نمازوں کے بعد حدیث کا بیان بھی کیا کرتے تھے۔ اُن کی بیان کی ہوئی احادیث کا مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح خواتین کے لیے بھی بعض مجموعۂ حدیث شائع کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا تنظیم اسلامی و قرآن اکیڈمیز میں یعنی ہمارے لٹریچر، کورسز اور بیانات میں احادیث کا تذکرہ اور ان کا بیان ہوتا ہے۔ البتہ ایک حدیث کا وہ مطالعہ ہوتا ہے جو تفصیل شرح کے ساتھ اور باریک بینی کے ساتھ درسِ نظامی میں کیا جاتا ہے اور وہ ملک بھر کے مدارس میں جاری ہے۔ الحمدللہ!

سوال: ہمارے ہاں بہنوں کو وراثت میں حق دینے کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ اگر بہنوں نے یہ کہا ہے کہ مجھے وراثت میں حصہ نہیں چاہیے تو اس روایت کے تحت ہے جو ہمارے ہاں چلی آرہی ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (بختاور، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: وراثت کے بارے میں ایک معاملہ تو یہ ہے کہ اِس کے مسائل انتہائی مشکل ہیں اور ہم بھی جب دورۂ ترجمہ قرآن میں سورۃ النساء کی اُن آیات کا درس دیتے ہیں جن کا تعلق وراثت کے مسائل سے ہے تو سامعین کو یہی کہتے ہیں کہ ان کی تفاصیل معلوم کرنے کے لیے کسی جید مفتی سے رابطہ کریں۔ البتہ درس میں یہ ضرور بتایا جاتا ہے کہ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکام کی پاسداری کرے گا، اُس کے لیے جنت ہے اور جو ان سے روگردانی کرے گا اس کے لیے جہنم ہے۔ البتہ میراث کا معاملہ اس قدر اہم ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اسے انتہائی تفصیل سے بیان کیا ہے اور انہیں حدود اللہ قرار دیا ہے۔ سوال میں دوسری بات یہ تھی کہ بہنیں وراثت میں اپنا حصہ روایت کے مطابق معاف کر دیتی ہیں تو یہ قرآنی احکامات کی خلاف ورزی اور حرام ہے جس کی احادیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ مشہور حدیث ہے کہ جو کسی کی زمین پر قبضہ کرلے وہ گویا جہنم کے انگارے لے رہا ہے تو اب اگر بہنوں کا حصہ مارا جارہا ہے، بیٹیوں کا حصہ مارا جارہا ہے، بیوہ بھاوج کا حصہ مارا جارہا ہے، یا وراثت سے متعلق قرآن وحدیث کے احکامات میں ذرا برابر بھی کمی بیشی کی جارہی ہے تو یہ سب جہنم کے انگارے ہیں۔

> **ہمارے ہاں انشورنس غرر اور دھوکے کی بنیاد پر ہے اور اُس کی بنیاد سود پر ہے اس سے بچنا چاہیے۔**

مختصر یہ کہ میراث کے جو حصے اللہ نے مقرر کر دیے ہیں وہ اللہ کی حدود ہیں اور اُنہیں ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اپنے حصے کی ملکیت حاصل کرنے کے بعد بھائی یا بہن خود اپنی مرضی سے کسی دوسرے کو ہبہ کر دے۔ اس کا کوئی تعلق میراث سے نہیں۔ میراث کا معاملہ تو مرنے والے سے ہے جس کے چھوڑے ہوئے ترکہ کے حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیے ہیں۔

سوال: انشورنس کے حوالے سے اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟ (عمران بٹ)

امیر تنظیم اسلامی: تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جو انشورنس ہمارے ہاں چل رہی ہے وہ غرر اور دھوکے کی بنیاد پر ہے اور ان کی ساری بنیاد سود پر ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

سوال: ہماری ایک بہن جو ڈاکٹر ہیں اُن کا لاہور سے سوال ہے کہ میں نیکی کرنا چاہتی ہوں لیکن بعض مصروفیات یا تھکن کی وجہ سے تسلسل برقرار نہیں رہتا چند ہفتوں بعد جوش وخروش کم ہو جاتا ہے۔ کیسے معلوم ہو کہ میری نیکی صحیح ہے اور اس استقامت کو برقرار رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: دو تین بہت بنیادی باتیں ہیں۔ نمبر ایک اعمال کی قبولیت کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہیے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیلؑ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم.

دوسری بات یہ ہے کہ اعمال میں حسن پیدا کیا جائے اس کے لیے بھی دعا اللہ کے رسول ﷺ نے سکھائی ہے۔ آپ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك.

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر کے لیے اور اپنے شکر کے لیے اور اپنی عمدہ عبادت کے لیے۔

اس نوعیت کی عبادت اکیلے آدمی کے لیے بڑی مشکل ہوتی ہے۔ اگر ماحول سازگار میسر آجائے تو بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ماحول کی برکت سے سبھی لوگوں کے لیے نیکی میں آگے بڑھنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک آفس میں اگر 20 لوگ کام کر رہے ہیں تو 20 کے 20 ظہر کی نماز میں نظر آجاتے ہیں۔ اگر چھٹی کا دن ہو تو اور وہ آفس میں نہ ہوں تو بمشکل ایک یا دو نماز کے لیے مسجد جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی فرماتے تھے کہ اس دجالی دور میں جہاں نیکیوں پر استقامت مشکل اور برائی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں، وہاں ہمیں ''سوسائٹی ود ان سوسائٹی'' بنانی ہے۔ بقول شاعر ؎ اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے۔ رمضان المبارک کے دوران کیونکہ ماحول بنا ہوا تھا لہٰذا نیک اعمال پر استقامت بھی نسبتاً آسان تھی۔ اب رمضان المبارک چلا گیا ہے تو وہ ماحول نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں ایسا ماحول اب خود بنانا ہوگا جس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی دینی اجتماعیت سے جڑیں۔ وہاں سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے اور نیکی کے کام کرنے اور برائی کے کاموں سے بچنے کی یاد دہانی بھی ہوتی رہتی ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والوں کو دیکھو اور دنیا کے امور میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو۔ جب میں دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھوں گا تو اپنی موجودہ نیکی پر میں مطمئن نہیں ہوں گا اور مزید آگے بڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فرائض و واجبات پر عمل اور حرام و ممنوعات سے بچنا تو ہر حال میں لازم ہے اور یہ دین کی بیس لائن ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی امتحان میں پاسنگ مارکس حاصل کر لینا۔ اس کے بعد جو مزید محنت کرے گا اُسے بہتر اجر ملے گا لیکن یہ بھی واضح رہے کہ ایسی نفلی عبادات میں بہرحال گنجائش موجود ہے کہ کبھی کمی بھی ہو سکتی ہے۔

سوال: حجاب شروع کرنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ کئی سالوں سے حجاب پر ہوں یہ خیال آتا ہے کہ لوگ

کیا کہیں گے اگر اچانک حجاب لینا شروع کر دوں؟

امیر تنظیم اسلامی: ایسے تمام مواقع پر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ کیا چاہتا ہے اور قیامت کے دن اس حوالے سے کیا پوچھے گا تو انشاء اللہ اندر سے جواب آئے گا نہیں مجھے یہ کام کرنا ہے۔ لوگوں کی پرواہ کرنے کی بجائے اہمیت اس چیز کی ہوگی کہ جواب اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے دینی پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی سے سوال کیا ہے تو یقیناً ان کی دین کی طرف رغبت تو موجود ہوگی۔ ایسے میں یہ بات تقویت کا باعث ہوگی کہ وہ اکیلی معاشرے میں حجاب نہیں کریں گی بلکہ اس قوم کی ہزاروں بہنیں، بیٹیاں حجاب کر رہی ہیں جن میں ڈاکٹرز بھی ہیں، میڈیکل سٹاف بھی ہیں۔ پھر اسی معاشرے میں ہزاروں کی تعداد میں ایسی خواتین ہیں جو عبایا بھی لیتی ہیں۔ میں تو ان کو سلوٹ کرتا ہوں کہ کراچی کی جون جولائی کی گرمی اور لاہور میں جولائی، اگست کے حبس میں بھی اللہ کی بندیاں اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حجاب کرتی ہیں، عبایا لیتی ہیں اور نقاب بھی کرتی ہیں۔ ہماری بہن کو تھوڑی سی ہمت پکڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کائنات میں سب سے پاکیزہ خواتین وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے گھرانے میں تھیں۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی چادر اور اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے لباس کا تذکرہ بخاری شریف میں آتا ہے۔ ان کو سامنے رکھیں تو معاملات آسان ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ!

پریس ریلیز 18 اپریل 2025ء

پی ایس ایل کے تشہیری حقوق اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کو دینا انتہائی شرمناک ہے۔ علماء کرام نے قومی فلسطین کانفرنس میں اہلِ غزہ کی مدد کے لیے جہاد کا فتویٰ دے کر اپنی دینی ذمہ داری کو پورا کیا ہے، اب حکومت اور مقتدر حلقے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اقدامات کریں

شجاع الدین شیخ

پی ایس ایل کے تشہیری حقوق اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کو دینا انتہائی شرمناک ہے۔ علماء کرام نے قومی فلسطین کانفرنس میں اہلِ غزہ کی مدد کے لیے جہاد کا فتوئ دے کر اپنی دینی ذمہ داری کو پورا کیا ہے، اب حکومت اور مقتدر حلقے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اقدامات کریں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پی ایس ایل جیسی لغو سرگرمی کھیل کے نام پر جوئے، سٹے اور بے حیائی کا گڑھ بن چکی ہے اور یہ عوام کے وقت کے ضیاع کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب اسرائیل اپنے پشت پناہوں کے ساتھ مل کر فلسطینی خصوصاً غزہ کے مسلمانوں پر 18 ماہ سے مسلسل شدید ترین ظلم ڈھا رہا ہے پی ایس ایل جیسی بیہودہ سرگرمیوں کا انعقاد قوم کی غیرتِ ایمانی اور دینی حمیت پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ 10 اپریل کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی فلسطین کانفرنس میں ملک کی بڑی دینی شخصیات، جید علماء کرام اور مذہبی و دینی جماعتوں کے قائدین نے غزہ کے مسلمانوں پر مسلسل شدید ترین اسرائیلی بمباری جس کے نتیجے میں بچوں، عورتوں اور بوڑھوں سمیت تقریباً 60 ہزار مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے اس کی بنیاد پر اسرائیل کے خلاف جہاد کا فتوئ دیا ہے اور اسرائیل کے معاونین کے مکمل معاشی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل کی پکار ہے بلکہ عدل اجتماعی پر مبنی اسلام کے سنہری اصولوں کا تقاضا بھی ہے۔ احادیث مبارکہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں جس کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو سارا جسم اسے محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا اب تمام مسلمان ممالک خصوصاً پاکستان کی حکومت اور مقتدر حلقوں کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی مدد، مسجد اقصیٰ کی حرمت اور ظالم صہیونی ریاست اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات کرنے کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپنی استطاعت کے مطابق طاقت اور وسائل کو اس اہم دینی ذمہ داری کی ادائیگی میں بروئے کار لانے میں تاخیری حربے استعمال کیے جاتے ہیں اور لیت و لعل سے کام لیا جاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور باز پرس اور سخت پکڑ کا خدشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان سمیت تمام مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو ہدایت، جرأت ایمانی اور دینی حمیت عطا فرمائے۔ آمین! ۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات (10 تا 14 اپریل 2025ء)

جمعرات 10 اپریل: صبح کراچی سے اسلام آباد روانگی ہوئی۔ مجلس اتحاد امت پاکستان کے زیر اہتمام قومی کانفرنس بعنوان: ''فلسطین اور امت مسلمہ کی ذمہ داری'' منعقدہ ''پاک چائنا فرینڈ شپ سینٹر'' میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ رات کو کراچی واپسی ہوئی۔

جمعۃ المبارک 11 اپریل: تقریر اور خطبۂ جمعہ، مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈی ایچ اے، کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ رات کو حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے طے شدہ انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام ہوا، جن میں احباب کے مسائل و معاملات پر مشاورت، تنظیمی فکر پر گفتگو اور طریقہ کار سے متعلق سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔

ہفتہ 12 اپریل: دن کو پشاور روانگی ہوئی۔ حلقہ خیبر پختونخوا کے معاون ناصر صافی اور سینئر بزرگ رفیق میجر (ر) فتح محمد صاحب کی عیادت کی۔ بعد ازاں چکدرہ روانگی ہوئی اور سابق امیر حلقہ احسان الودود صاحب کی عیادت کی۔ رات چکدرہ میں قیام رہا۔

اتوار 13 اپریل: صبح حلقہ ملاکنڈ کے مرکز تیمر گرہ روانگی ہوئی۔ حلقہ کے کل رفقار اجتماع میں نئے رفقاء سے تعارف، سوال و جواب کی نشست، خطاب نیز بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ بعد ازاں حلقہ کے ذمہ داران سے ملاقات، تعارف اور سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔ دوپہر کو سینئر بزرگ رفیق محترم فہیم خان سے اُن کے گھر پر ملاقات کی۔ شام کو ایبٹ آباد کے لیے روانگی ہوئی اور رات وہیں قیام رہا۔

پیر 14 اپریل: صبح COMSATS یونیورسٹی میں ''توحید، ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب کیا نیز اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بعد ازاں مانسہرہ روانگی ہوئی۔ ہزارہ یونیورسٹی میں طلبہ کے منعقدہ ایک پروگرام میں ''ختم نبوت اور نوجوانوں کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب کیا نیز اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ سہ پہر کو ایک مقامی ہوٹل میں علماء کے ساتھ ایک نشست میں علم فاؤنڈیشن کے متفقہ نصاب قرآنی کے حوالہ سے گفتگو اور سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ مزید براں دعوت و اقامت دین کی جدوجہد اور مشترکات پر متفقہ آواز اٹھانے اور محنت کرنے پر توجہ دلائی۔ بعد ازاں اسلام آباد ایئرپورٹ کے لیے روانگی اور رات کو کراچی واپسی ہوئی۔

اہلِ غزہ کی پکار اور ہمارا کردار

شجاع الدین شیخ، امیر تنظیم اسلامی پاکستان

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾﴾ (النساء) ''اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم قتال نہیں کرتے اللہ کی راہ میں' اور ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر جو مغلوب بنا دیئے گئے ہیں' جو دُعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار' ہمیں نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے لوگ ظالم ہیں۔ اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنا دے' اور ہمارے لیے خاص اپنے فضل سے کوئی مددگار بھیج دے۔''

''فلسطین اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داری'' جیسے موضوع پر غور وفکر کرنے اور کوئی اجتماعی لائحہ عمل طے کرنے کے لیے آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ انتہائی دقیق، تفصیل طلب اور کثیر الجہتی موضوع ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی توفیق سے اس اہم ترین معاملے پر چند باتیں انتہائی مختصر انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا مقصود ہے:

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی 77 سالہ تاریخ فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام، نسل کشی اور درندگی و بہیمیت سے لت پت ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک اس خطہ کی اہمیت کیا ہے؟ اہل علم سے پوشیدہ نہیں اور اس کی وضاحت کی احتیاج نہیں۔

اسرائیل کے اہداف:

آخر یہود جو فلسطین پر ناجائز قبضہ جما کر بیٹھے ہوئے ہیں؟ وہ کیوں غزہ میں قتل وغارت کر رہے ہیں؟ حقیقت میں اُن کا ہدف صرف غزہ ہے ہی نہیں بلکہ لبنان، شام، عراق، اردن، مصر کا ڈیلٹا اور مدینہ تک سعودی عرب کا شمالی حصہ بھی ان کا ہدف ہے۔ وہ اس پورے علاقہ میں گریٹر اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ نیتن یاہو نے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ اُن کے پیشِ نظر پورے مشرقِ وسطی کے نقشہ کو تبدیل کرنا ہے۔

آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہے کہ یہود تحریف شدہ ''تورات'' اور ''تالمود'' کی تعلیمات کی بنیاد پر اپنے مسایاح کا انتظار کر رہے ہیں، جو اصل میں حضور اکرم ﷺ کی حدیث کے مطابق دجال ہوگا۔ گویا یہود کے نزدیک ''مسایاح'' (جو درحقیقت دجال ہوگا) نے ابھی آنا ہے، اس دجّال کی عالمی حکومت قائم کرانے کے لیے یہود کا ایجنڈا درج ذیل ہے:

1) آرمیگا ڈان یعنی ''اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى'' ایک بڑی جنگ برپا کرنا

2) اس کے نتیجہ میں گریٹر اسرائیل کا قیام

3) مسجد اقصیٰ اور قُبَّةُ الصَّخْرَہ (گنبدِ سنگ The Dome of Rock) کو منہدم کر کے ان کی جگہ Third Temple تعمیر کرنا۔

4) اس تھرڈ ٹیمپل (Third Temple) میں تختِ داؤدی لاکر رکھنا اور اس پر دجّال کی تاج پوشی کرنا۔

اس پس منظر میں غزہ کی صورتحال آپ سب کے سامنے ہے۔

اسرائیل اور پاکستان:

اسرائیل گریٹر اسرائیل کے قیام میں اپنے راستے کی رکاوٹ صرف پاکستان کو سمجھتا ہے جیسا کہ بن گوریان 1967ء میں پیرس میں ایک تقریب میں اس بات کا اظہار بھی کر چکا ہے۔

تمام عرب ممالک اُس کے زیرِ نگیں آ چکے ہیں، کچھ کو امریکہ و اسرائیل مل کر تباہ کر چکے، باقی رہے سہے ایک ایک کر کے ''طَوْعًا وَ كَرْهًا'' اس کے ساتھ تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ کچھ سفارتی سطح پر اُسے تسلیم کر چکے ہیں اور کچھ تسلیم کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ ان کو بخوبی معلوم ہے کہ ایٹمی صلاحیت رکھنے والا پاکستان (جو قائم ہی اسلام کے نام پر ہوا ہے) اور خراسان سے کالے جھنڈوں والے لشکر نکلیں گے جو امام مہدی کے ساتھ مل کر صہیونی ریاست کا قلع قمع کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

بقولِ اقبال ؎

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

ہم اہلِ پاکستان فلسطین کی موجودہ صورتحال میں کیا کر سکتے ہیں؟

اس سلسلے میں ہماری نظر میں درج ذیل کام کرنا اشد ضروری ہیں:

ہنگامی صورتحال کے پیشِ نظر اسرائیل کے معاشی بائیکاٹ اور اس کے خلاف عملی وعسکری اقدامات کے لیے بھرپور کوششوں کی ضرورت ہے۔ تمام اکابرین دین اور عمائدین ملت صرف ون پوائنٹ ایجنڈا ''غزہ بچاؤ'' کے لیے باہم مل کر ایک متفقہ فورم بنائیں۔ ہماری نگاہ میں درج ذیل اقدامات ملکی اور امت کی سطح پر مفید ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ:

1) پاکستان میں تمام مساجد میں نمازوں میں دعاؤں خصوصاً قنوتِ نازلہ کا اہتمام کیا جائے، اور اللہ تعالیٰ سے اس یہودی فتنہ کے خاتمہ کے لیے خاص طور پر دعا کی جائے۔

2) اسرائیل کے ناپاک عزائم، اُمتِ مسلمہ کا مستقبل اور اس پس منظر میں خاص طور پر پاکستان کو درپیش خطرات سے عمومی آگاہی خطابات جمعہ، خصوصی اجتماعات اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر دی جائے۔ (سوشل میڈیا فورمز کو خصوصی اہمیت دی جائے۔)

3) تمام مکاتب فکر کے علماء کی جانب سے جہاد کا ایک متفقہ فتویٰ جاری ہونا چاہیے اور عالمی سطح پر بھی اس نوع کا فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ یعنی اسرائیل کے خلاف عسکری ومعاشی (جانی ومالی) جہاد حکومتی سطح نیز فرداً فرداً ہر مسلمان پر حسبِ استطاعت فرض ہے۔

4) تمام اکابرین اور عمائدین ملت کا ایک وفد صدرِ پاکستان، وزیر اعظم، آرمی چیف، سینیٹ کے چیئرمین، اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے اسپیکر حضرات سے بھی ملاقات کر کے اُن کے سامنے اپنا موقف رکھے کہ پاکستان کو غزہ کے معاملے پر ایک سخت اور واضح موقف اختیار کرنا چاہیے۔ نیز حکومت پاکستان دوسرے ممالک کی حکومتوں اور مقتدر طبقات سے رابطہ کر کے اس بات کو آگے بڑھائے۔ اس ضمن میں مسلمانوں کے دینی مرکز مکہ مکرمہ میں کوئی اجلاس/ کانفرنس بلا کر متفقہ طور پر لائحہ عمل طے کیا جائے تو ان شاء اللہ اس کے زیادہ بہتر اثرات ہوں گے۔

5) حکومتِ پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اسرائیلی سہولت کار کمپنیوں کی مصنوعات کا معاشی بائیکاٹ کرے۔ ان مصنوعات کی درآمد بند کی جائے اور اسرائیل نواز کمپنیوں کے کاروبار بند اور ان کے کاروباری لائسنس منسوخ

کیے جائیں۔ (بلاشبہ معاشی بائیکاٹ نے ان کمپنیوں کو متاثر کیا ہے اور وہ اس کا توڑ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے)۔

6) تمام اکابرین اور عمائدین ملت کا ایک نمائندہ وفد مسلمان ممالک کے سفراء سے ملاقات کرے اور اُن کے سامنے درج ذیل نکات رکھے جائیں:

i. اسلامی برادری کی رشتہ کی بنیاد پر مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کے لیے عملی اقدامات ہماری دینی ذمہ داری ہے۔

ii. تمام مسلم ممالک UNO کا دوہرا اور منافقانہ معیار اجاگر کریں جس نے اپنے آپ کو امریکہ کی کنیز ثابت کر دیا ہے اور اس سے علیحدگی اختیار کرنے کا اعلان کریں۔

iii. اس ضمن میں ہمیں OIC کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں 34 ممالک کی مشترکہ فوج جس کے سربراہ ہمارے سابقہ آرمی چیف ہیں، اس کو بھی OIC کے تحت فعال کیا جائے کیونکہ مسلمانانِ فلسطین کی مدد اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے عسکری اقدامات بھی OIC کے چارٹر کا حصہ ہے۔

iv. مسلم ممالک کو باہم مل کر آپس میں ایک مشترکہ اقتصادی، دفاعی اور اقدامی معاہدہ کرنا چاہیے جس میں پاکستان کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ مسلم ممالک اندرونی طور پر خاصی حد تک خود کفیل ہیں۔ اگر وہ باہم تعاون کریں تو مغربی استعمار اور اس کی معاشی جکڑ بندی کا باآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

v. یہی اقدامات اسرائیل اور مغربی استعماری قوتوں کو مسلمانوں کا استحصال کرنے سے روک سکیں گے۔

7) علماء کرام اور دینی تنظیم ''اسرائیلی عزائم اور اُمتِ مسلمہ کا مستقبل'' اور ''اسرائیل کے قیام کی تاریخ'' کے متعلق نوجوانوں اور بچوں کو آگاہی دینے کا اہتمام کریں۔

8) طلبہ میں جوشِ جہاد اور شوقِ شہادت پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کے مالکان اور سربراہان کو راغب کیا جائے۔

9) ایسی کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اسرائیل کی مدد کرتی ہیں، اور جو دکاندار ایسی اشیاء رکھتے ہوں اُن سے خریداری سے اجتناب اور دینی غیرت کے تقاضے کی طرف اُن کو توجہ دلائی جائے۔

10) پاکستانی سرمایہ کاروں کو راغب کیا جائے کہ وہ ایسی مصنوعات کے متبادل مارکیٹ میں لانے کے لیے سرمایہ کاری کریں۔

11) عوام الناس سے غزہ کے مسلمانوں اور تحریک مزاحمت کے لیے مالی امداد کی اپیل کی جائے۔

12) فلسطین کے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم و ستم کے خلاف ہمیں اجتماعی سطح پر بڑے پیمانے پر مظاہرے کرنے چاہئیں تاکہ پوری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مسلمان متحد ہیں اور ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرتے ہیں۔ نیز یہ مسلمانانِ فلسطین کی بھی دل جوئی اور ہمت بڑھانے کا باعث ہوگا۔

13) اللہ کے دین کے غلبے کے لیے جدوجہد جاری رکھی جائے۔ پاکستان نہ صرف عطیۂ خداوندی ہے بلکہ بقول ڈاکٹر اسرار احمد مرحومؒ اسرائیل کے توڑ ہی کے لیے وجود میں آیا ہے۔ دونوں ممالک ایک نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں اور شاید اسی لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں ایٹمی صلاحیت سے بھی نوازا ہے۔ تاہم ہنود و یہود کے خلاف بھی ہم تبھی ڈٹ کر کھڑے ہو سکتے ہیں جبکہ ایک طرف تو ہم سب آپس میں متحد و متفق ہوں، ملک میں بھائی چارہ کی فضا قائم ہو، آپس کی نفرتیں ختم ہوں اور دوسری طرف نظریۂ پاکستان ''ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے'' کو عملی تعبیر دے کر اسلام کو نافذ و غالب کرنے کی جدوجہد کریں۔ پچھلے 77 سال سے ہم نے اس سے جو غفلت برتی اور نفرتوں کے بیج بوئے، اُن پر صدقِ دل سے انفرادی و اجتماعی توبہ کریں اور اللہ کی طرف واپس پلٹیں۔ جس طرح عالم کفر مسلمانوں کے مقابلے میں ''الکفر ملة واحدة'' بنا ہوا ہے اسی طرح ''الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا'' کے مصداق جسدِ واحد بن کر اور مل جل کر دشمنوں کی سازشوں کا مقابلہ کیا جائے۔ تاہم ہماری اور عالم اسلام کی کامیابی مشروط ہے دین کے غلبہ کے لیے جدوجہد کے ساتھ بفحوائے الفاظِ قرآنی:

﴿ إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾ (محمد)

اور اللہ کی مدد یہی ہے کہ ہم اللہ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد میں اپنا تن، من، دھن لگا دیں تبھی ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں گے۔

بہر حال قیامت سے قبل اللہ تعالیٰ کا دین کل روئے زمین پر غالب ہو کر رہے گا اور ہنود و یہود اور مشرکین سب مغلوب اور ذلیل و خوار ہو کر رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (التوبہ) ''وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دینِ حق دے کر تاکہ غالب کر دے اسے کل کے کل دین (نظامِ زندگی) پر خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔''

اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے بشارت عطا فرمائی ہے: ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا)) (سنن ترمذی)

((لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كلمة الاسلام بعز عزيز أو ذل ذليل إِمَّا يعزهم الله عز وجل فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِينُونَ لَهَا)) (رواہ احمد)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح خود آیت ربا میں جس ربا کا ذکر کیا گیا ہے وہ عام اور مطلق ہے یعنی اس میں سود لینے دینے کی تمام صورتوں کو حرام قرار دیا گیا ہے اور قرآن حکیم میں کسی مقام پر بھی اس عام اور مطلق حکم کی کوئی تخصیص اور تقیید نہیں کی گئی جس سے اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم شہریوں کے لیے سودی لین دین کی گنجائش پیدا ہوتی ہو۔ احناف کے ہاں تو قرآن حکیم کے حکم قطعی کو صحیح حدیث رسول (خبر واحد) سے بھی مقید کرنا درست نہیں ہے جبکہ ہمارے سامنے تو کوئی ایسی حدیث شریف بھی نہیں جو صحیح الاسناد اور صریح الدلالۃ ہو جس سے اس عام اور مطلق حکم میں تخصیص اور تقیید کرنے کے لیے راستے پیدا کیے جاسکیں تاکہ اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں کو سودی لین دین کی اجازت مل جائے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1091 دن گزر چکے!

فلسطین! فلسطین!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

فلسطین اکتوبر 2023ء سے مارچ 2025ء تک قیامتوں سے گزرا۔ درمیان میں چند دن جنگ بندی کے گزار کر 18 مارچ سے اسرائیل اور امریکہ نے تمام بین الاقوامی جنگوں، ہلاکتوں، سفاکیوں کا ریکارڈ توڑ دیا۔ امریکہ اپنے تمام نئے ایجاد کردہ ہتھیار، AI (مصنوعی ذہانت) آزما کر دیوانگی کی ہر حد پار کر چکا۔ ہاتھ اسرائیل کے ہیں اور ہلاکت خیز امریکی اسلحہ خوفناک مناظر دنیا کو دکھا رہا ہے۔ پوری دنیا سے حکمران زنانہ 'ہائے، اوئی، اف اللہ، ایسے تو نہ کرو شرارتی اسرائیل' نوعیت کی ڈپٹیاں لگاتے اور پھر 'ٹیرف' (امریکی معاشی تجارتی تماشا) سے نمٹنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

فلسطین میں رفح پورا تباہ کر کے غزہ سے کاٹ کر 1948ء، 1967ء کی جغرافیائی حیثیت پر اسے اسرائیل کے ساتھ ملا رہا ہے۔ 27 مارچ کو امریکی ہولوکاسٹ میموریل کونسل کے ممبر مارٹن اولائیز (جسے ٹرمپ نے یہ ذمہ داری سونپی ہے) نے کہا: شاید ہمیں غزہ میں مزید شہری قتل کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ سے سبق سیکھو، کس طرح اُس نے جاپان پر ایٹم بم گرایا۔ ہمیں سیدھی صاف بات کرنی چاہیے کہ غزہ کے لوگ مجموعی طور پر خود قصوروار ہیں۔ وہ بنیادی طور پر بد، کھوٹے، خراب ہیں اور انھیں اس کی قیمت ادا کرنی چاہیے۔ 'یروشلم پوسٹ' پر یکم فروری کو شائع پوسٹ میں دو معصوم ترین اجڑے بچے، ایک کی گود میں اپنا واحد سرمایہ بلی کا بچہ اور ساتھ کھڑی ننھی بہن ہے تینوں، بد، کھوٹے افراد اور بلونگڑا بھی! یہ ہیں جن کا صفحۂ ہستی سے مٹایا جانا اسرائیلی اور امریکی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مجسموں کو محفوظ تر کر دے گا!

70 فی صد ایسے قتل کر دیے جانے والے عورتیں اور بچے ہیں۔ یہ جنونی انسانیت دشمنی، گلی سڑی بدبودار نسل پرستی ہے فلسطین کے خلاف۔ انتہا کیا ہے؟ دھماکے کی وہ شدت جس سے بستر پر پڑی حاملہ عورت کا پیٹ پھٹا اور بچہ اچھل کر دور جا پڑا۔ دھماکوں کی شدت، کالے سیاہ دھوئیں کے ساتھ اُڑتی دو لاشیں جو سیاہ آسمان تک اڑ کر واپس دھوئیں کے بادلوں میں جا گریں۔ لرزتے کیمرے سے تصویر لیتی کی چیخ اور سسکیاں نمایاں۔ طبی عملہ، 15 ارکان اور ایمبولینسوں سمیت دنیا بھر میں پھیلے جنگی قوانین کے اداروں سے ماوراء (یہ سب یوں تو افغانستان میں بھی ہوا مگر وہ بے چارے دیسی، دیہاتی ملاّ 'دہشت گرد' تھے!) مار ڈالے، اجتماعی قبر میں دبا دیے۔ مگر!

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

سو لہو چیخ اُٹھا۔ راز کھل گئے۔ جوں کسی کان پر پھر بھی نہ رینگی۔ کچھ بیانات، پوسٹیں اور ٹائیں ٹائیں فش۔ صحافیوں کے ٹینٹ (یہ بھی جنگی قواعد میں تحفظ پاتے ہیں، مگر امریکہ، اسرائیل مکمل مستثنیٰ!) پر بم مار کر آگ بھڑکا دی۔ زندہ جلا دیے۔

یہ منظر جس میں ننھا پھول بچہ گرتی عمارت کے ملبے تلے دبنے والا تھا۔ کتے نے لپک کر اُسے منہ میں پکڑا کھینچ کر نکال لیا۔ اولائیز! کتے تیتھوں اُتے! بلکہ ہم بھی زبانی جمع خرچ والوں سے زیادہ دردمند۔ بھوک، فاقے؟ کنٹینر خوراک سے لدے کھڑے ہیں، اسرائیل امریکہ کی اجازت نہیں، مصر، اردن غلام ہیں۔ سو لوگ بھوک کی آخری حد پر مضطر، پوچھ رہے ہیں فتویٰ..... کیا ایسے میں ہم بلی کھا سکتے ہیں؟ قرب وجوار میں اماراتی سفیر رمضان میں اسرائیلیوں کے ساتھ لامتناہی ڈشوں کی افطاری اُڑا رہا تھا۔ ویڈیوز جاری ہو کر زخموں پر نمک چھڑک رہی تھیں۔ قیامتوں میں سے ایک عورت چلائی: وامعتصماہ! ہائے معتصم باللہ! تم کہاں ہو اس وقت..... کی پوری کہانی ہماری سنہری تاریخ سے روشن ہو گئی۔

عباسی خلیفہ معتصم باللہ دربار میں تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا..... 'اے امیر المومنین! میں عموریہ سے آرہا ہوں۔ وہاں میں نے عجب معاملہ دیکھا۔ ایک موٹے سے عیسائی شخص نے مسلمان باندی کو کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔ باندی نے بے چارگی سے آپ کو آواز دی: اے خلیفہ معتصم! تم اس وقت کہاں ہو۔ عیسائی نے سنا، استہزائیہ ہنسا: تم معتصم کو پکار رہی ہو وہ تمھیں کیونکر جواب دے گا؟ کیا وہ تمھاری مدد کو تیز ترین گھوڑے پر چڑھ کر آئے گا؟ عورت کو پکڑا اور دوسرے گال پر بھی تھپڑ جڑ دیا'۔ معتصم باللہ کا چہرہ غصے سے تپ اُٹھا۔ پوچھا عموریہ کس طرف ہے۔ جواب پا کر اسی طرف منہ کر کے پکارا: لبیک! مسلم خاتون (اگرچہ باندی، مسکین غریب مگر مسلم تھی) میں نے تمھاری پکار سن لی ہے۔ معتصم اُس کا جواب دے گا۔ اسی لمحے 12 ہزار تیز ترین گھوڑے، (طیارے، ڈرون نہ تھے!) فوج لیے لپکا صرف ایک باندی پر ہاتھ اُٹھانے کی جرات کا جواب دینے کو! قصہ مختصر محاصرہ کیا، شہر فتح کر کے وہ مجرم تلاش کیا جس نے مارا تھا۔ 'عین اسی جگہ لے چلو جہاں تم نے مارا تھا'۔ مسلم باندی کو بھی بلوا کر وہیں کھڑا کر کے پوچھا۔ اے خاتون! معتصم تمھاری مدد کو آیا؟ اثبات میں حیرت زدہ مسلمہ نے سر ہلایا۔ اور پھر سب نے بچشم سر دیکھا کہ باندی کو حکم ہوا ویسا ہی تھپڑ اسے مارو جیسا اس نے مارا تھا۔ یہ ماضی کے عرب تھے۔ آج ہم صرف 2 ارب ہیں۔ اور اب غم سے گھلنے والے انھیں 'حمارات' کہنے لگے ہیں! یہ مسلمان عورت پر صرف ہاتھ اُٹھانے کا بدلہ دیا رومیوں کو۔ آج رومی شہر پر شہر، ملکوں پر ملک اجاڑ اگئے، ادھر سوال صرف اتنا ہے: الیس منکم رجل رشید کوئی ایک.....؟ کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔ پورا غزہ اجڑ چکا۔ آبادیاں رُل رُل کر ختم ہونے کو آگئیں تو فتویٰ جہاد بالآخر جاری ہوا۔ قدس اور انبیاء کی سرزمین کے لیے تو یہ 1948ء ہی سے لاگو تھا! مگر اسے بھی پیغامِ پاکستان، اردن، مصر..... کی رعایت سے صرف ریاست ہی کی ذمہ داری قرار دیا۔ ریاستیں؟ السیسی کی حکمرانی یا نام بہ نام سبھی کو لے لیجیے۔ حتیٰ کہ کویتی شیخ نبیل العوضی نے ٹی وی پر عبداللہ بن ابی، رئیس المنافقین کے کچھ حوالے دے کر مسلمانوں، حکمرانوں کو آئینہ دکھا دیا تو ان کی شہریت منسوخ کر دی گئی! مبارک ہو شیخ، پہلے بھی باذن اللہ منسوخ زمینی شہریتوں کے عوض ایک شیخ جنتی شہریت پا چکے!

ابو عبیدہ، شیرِ حماس نے تو اکتوبر 2024ء میں اُمت کو پکارا تھا۔ 'صرف دعاؤں پر اکتفا نہ کرو۔ اپنے قدموں سے دشمن روند ڈالو۔ فلسطین تمھیں پکار رہا ہے۔ عراق، یمن، تیونس، الجزائر، ترکی، غرض ہر مسلم ملک کا نام لے کر پکارا تھا کہ قدس تمھیں پکار رہا ہے۔ مقدس شہر کی نصرت کو نکلو'۔

مغربی دنیا کے عوام نہایت غیر معمولی غیور ردِ عمل ان ڈیڑھ سالوں میں دیتے رہے۔ مسلمانوں کو شرمسار کرنے والا۔ حتیٰ کہ اب بھی برطانوی گورا جسے پولیس مظاہرے سے گرفتار کر رہی ہے، چلا چلا کر کہہ رہا ہے۔

'ڈرومت، باہر نکلو! فلسطین کے لیے نکلنا ایک اعزاز اور سعادت ہے! بیس ہزار بچے مار دیئے۔ (حالانکہ وہ خود بچے پیدا نہیں کرتے، ہمارے بچوں کے لیے اتنے حساس؟ زندہ باد! اللہ ایمان عطا فرمائے!) ڈرومت۔ فلسطین کی آزادی تک نکلتے رہو۔ ادھر غزہ کا ایک لڑکا نوعمر...... ملبے سے بچوں کی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اکٹھی کرتا، انھیں ایک کاغذ میں محبت سے لپیٹ کر مٹی ہٹا کر اس میں دفن کر دیتا ہے۔ دل کا عالم کیا ہوگا؟ یہ ننھے بچوں کی ہڈیاں نہیں غزہ میں دفن ہوتی غیرتِ مسلم ہے!

اہل مغرب کی قربانیاں لائق ستائش و دعا ہیں کہ اللہ انھیں ایمان سے مالا مال کرے۔ اب کہیں جا کر پاکستان، بنگلہ دیش، ترکی و دیگر مسلم ممالک میں بڑے بڑے قابل ذکر جلوس نکلے ہیں۔ مگر جان لیجیے۔ یہ جمہوری تماشے ہیں۔ ڈیڑھ سال دنیا کا ہر حربہ مغربی نوجوانوں نے تہذیب اور جمہوریت کے دائرے میں رہ کر استعمال کر دیکھا۔ آج غزہ ختم ہو رہا ہے خدانخواستہ! علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی! جامِ شہادت کا ذوق! غزہ آج بھی فاتح ہے۔ اسرائیل ناکام، امریکہ در بدر خاک بسر! ملک میں افراتفری۔ عالمی ساکھ دونوں کی تباہ۔

اسرائیل میں جنگ کے خلاف بھرپور مظاہروں کے ساتھ ساتھ افواج اور اداروں کے اندر سے لاوہ پھٹ رہا ہے۔ ایک ہزار ایئر فورس کے پائلٹوں کے دستخط شدہ کھلے خط کے بعد، جس کی میڈیا میں بہت تشہیر ہوئی، ایسی درخواستوں کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ معطلی کی دھمکیوں سے بے خوف ہزاروں دستخط کر چکے ہیں۔ جس میں آرمرڈ کور، نیوی، فوجی ڈاکٹر، گریجوئٹ کیڈٹ، تعلیمی ماہرین، جاسوسی اداروں کے ممبران، دیگر یونٹوں اور ایلیٹ فورس والے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے جنگ کے فوری خاتمے اور یرغمالیوں کی واپسی کا تقاضا کیا ہے اپنے دستخطوں کے ساتھ۔ بعض درخواستوں میں اس جنگ کو غیر ذمہ دارانہ، بلا جواز قرار دیا کہ فوجیوں کی جانیں، معصوم فلسطینیوں کی جانیں گنوائیں۔ فوجی مرنے والوں کی بڑھتی تعداد پر شدید تنقید کی۔ سبھی اسے نیتن یاہو کی اپنی حکومت بچانے کی جنگ قرار دے رہے ہیں! اسرائیلی تاریخ کا یہ بدترین اندرونی انتشار ہے! یہ ہے جمہوریت کا اصل چہرہ جو بھیانک تر ہوا جا رہا ہے! ایسے میں مسلم نوجوان اپنی ذمہ داری پہچانیں!

ہو تری خاک کے ہر ذرے سے تعمیرِ حرم
دل کو بیگانۂ اندازِ کلیسائی کر

''فلسطین اور اُمّتِ مسلمہ کی ذمّہ داری''

مجلسِ اتحادِ اُمّتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام قومی کانفرنس اسلام آباد میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کا خصوصی خطاب

مرتب: مرتضیٰ احمد اعوان

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ امت کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آج پوری امت کا گلدستہ سٹیج پر اور اس آڈیٹوریم میں موجود ہے۔ میں تمام منتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس قوم کو بیدار کرنے کے لیے آج کی اس فلسطین کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ دینی جماعتوں کے رہنما، علماء و مفتیانِ کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو سٹیج پر ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈیڑھ برس میں ہم نے کانفرنسز، خطابات، مظاہرے بہت کر لیے اور قراردادیں بھی پاس کیں، خطوط بھی لکھے اور اشتہارات بھی شائع کیے لیکن غزہ کی ساٹھ ہزار شہادتیں اور ایک لاکھ سے زیادہ معذورین یا زخمی مسلمان شاید ہمیں جگا نہ سکے۔ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ لیکن بہرحال لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کے مصداق ہم اپنی وسعت کے مطابق مقدور بھر ذمہ دار ہیں کہ اپنے مظلوم بھائیوں، بہنوں، بچوں، بوڑھوں کے حق میں اور ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے خلاف آواز کو بلند کیا جائے۔

مقولہ مشہور ہے ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔'' دو اہم ترین کام ہم نے کرنے ہیں۔ ایک معاشی بائیکاٹ کا معاملہ اور دوسرا عسکری طور پر اقدامات کا معاملہ۔ معاشی بائیکاٹ سے ہماری مراد وہ تمام اسرائیل نواز مصنوعات ہیں جن کی آمدن ہمارے بھائیوں، بہنوں، بچوں اور بوڑھوں کو شہید کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس بائیکاٹ کے لیے عوام کو بھی کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر غزہ کے مسلمان سخت امتحان سے گزر رہے ہیں اور کامیاب ہو رہے ہیں تو امتحان ہمارا بھی ہو رہا ہے کہ ہم غیرتِ دینی کا مظاہرہ کرتے ہیں یا نہیں۔ حد تو یہ ہے کہ پی ایس ایل کی سپانسر شپ بھی انہی کی جانب سے ہے کہ جن کی آمدن اسرائیل استعمال کرتا ہے۔ تو عوام کو بھی مزید شعور دینے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے البتہ اس سے آگے بڑھ کر حکومتِ پاکستان سے مطالبہ ہے کہ قانون سازی کی جائے کہ وہ تمام کمپنیز جو ایسی مصنوعات تیار کر رہی ہیں جن کی آمدن اسرائیل استعمال کرتا ہے اُن کے لائسنس منسوخ کیے جائیں اور ریاستی سطح پر اُن کے بیچنے اور استعمال کرنے پر پابندی لگائی جائے بلکہ ان کمپنیوں کو بین کیا جائے۔ علماء کرام سے گزارش ہے کہ ایک وفد تیار ہو جو صدرِ مملکت، وزیر اعظم، مقتدر حلقوں اور نیشنل و صوبائی اسمبلی کے سپیکرز سے ملاقات کرے اور ان کے سامنے دوٹوک انداز میں یہ بات رکھی جائے کہ بے حمیتی کو چھوڑیں اور اُمّت کے درد کو محسوس کر کے آواز کو بلند کریں۔ پاکستان اس اہم فرض کو ادا کرنے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد بن گوریان نے کہا تھا کہ ہمارا اصل دشمن پاکستان ہے۔ نیتن یاہو بھی کہتا ہے کہ اس کو پاکستان کی ایٹمی صلاحیت اور عسکری قوت کھٹکتی ہے۔ پاکستان آج بھی مرکزی کردار ادا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ علماء کرام اور اکابرین کا وفد ملک کے نظم و نسق کو چلانے والے ذمہ داران سے ملاقات کرے اور اُن کو مجبور کریں کہ وہ امت کی سطح پر آواز بلند کریں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس وقت جب مسجدِ اقصیٰ کی حرمت کی پامالی ہو رہی ہے تو حرم مکہ میں جمع ہو کر بیت اللہ کے پاس بیٹھ کر اُمّت کے حکمرانوں کو ہم آمادہ کریں کہ وہ اس ظلم کے خلاف نہ صرف آواز بلند کرنے کی کوشش کریں بلکہ عملی اقدامات کا بھی فیصلہ کریں۔ اس سے آگے بڑھ کر او آئی سی جس کے چارٹر میں لکھا ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں کی مدد کے لیے اور مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت اور اہلِ فلسطین کے لیے صرف اخلاقی اور مالی مدد ہی نہیں، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر عسکری مدد بھی کی جائے۔ 1973ء میں ہم نے اپنے پائلٹس کو بھیجا جنہوں نے مصر کے اڈوں کو استعمال کر کے اسرائیل کے طیاروں کو گرایا اور اپنے اہداف کو پورا کیا۔ 1973ء میں ہمارے پائلٹس جا سکتے تھے تو آج ہمارے عسکری ادارے کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟ ماضی میں 34 ممالک کی ایک فوج تیار کی گئی جس کے سربراہ ہمارے ماضی کے ایک آرمی چیف تھے۔ آج وہ فوج کدھر ہے؟ دینی قیادت سیاسی مقاصد کے لیے اور حکومتوں کو لانے اور گرانے کے لیے اسلام آباد میں دھرنے بھی دیتے ہیں، اب ہمیں اسرائیلی ظلم اور درندگی کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔

اب وقتِ قیام ہے اور ہمیں دشمن کو جواب دینا ہے اور اُمّت کو بیدار کرنا ہے۔ صرف باتیں نہیں عملی خصوصاً معاشی اور عسکری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام حلقہ جات میں دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام 2025ء

حلقہ کراچی جنوبی

قرآن اکیڈمی تنظیم کے تحت ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن پروگرام میں مدرس کی ذمہ داری کی سعادت ناظم تربیت قرآن اکیڈمی تنظیم محترم محمد نعمان نے حاصل کی جو منجھے ہوئے مدرس اور عربی گرامر پر دسترس رکھنے والے ہیں۔ اس پروگرام میں تقریباً 650 مرد اور 400 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ امسال بھی یہاں 135 افراد کے لیے اعتکاف کا انتظام کیا گیا تھا۔ معتکفین کے لیے روزانہ بعد نماز ظہر تربیتی لیکچرز کا اہتمام بھی تھا۔ آخری روز امیر محترم شجاع الدین شیخ صاحب کے ساتھ سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔

گلستان انیس کلب میں تقریباً دو دہائیوں سے دورہ ترجمہ قرآن ہو رہا ہے۔ 2005ء میں سابق امیر تنظیم جناب حافظ عاکف سعید نے دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی تھی۔ اس مرتبہ مدرس کے فرائض امیر حلقہ کراچی جنوبی محترم ڈاکٹر محمد الیاس نے انجام دیئے۔ دورہ کے دوران تمام سورتیں اور مختلف موضوعات پر PPT سلائیڈز دکھائی گئیں۔ انبیاء کرام کے مقامات اور غزوات کو نقشوں کی مدد سے واضح کیا گیا جس میں شرکاء نے بہت دلچسپی لی۔ یہاں 500 مردوں اور 400 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ ویک اینڈز پر یہ تعداد تقریباً دوگنا ہو جاتی تھی۔

ملن بینکوئیٹ میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد کورنگی شرقی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت امیر مقامی تنظیم ڈیفنس محترم عاطف اسلم نے حاصل کی۔ روزانہ اوسطاً 300 مرد اور 150 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ کورنگی وسطی تنظیم میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام راج محل لان نزد چنیوٹ ہسپتال میں کیا گیا۔ مدرس کے فرائض محترم محمد سہیل، معتمد حلقہ کراچی جنوبی نے اداء کئے۔ اوسطاً 350 مرد اور 300 خواتین نے یہاں باقاعدگی سے شرکت کی۔

قرآن مرکز لانڈھی میں مدرس دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت امیر سوسائٹی تنظیم محترم انجینئر نعمان آفتاب نے حاصل کی۔ تقریباً 110 مرد اور 70 خواتین نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

اروالان میں دورہ ترجمہ قرآن کورنگی غربی تنظیم کے تحت منعقد ہوا۔ مدرس کی سعادت محترم عامر خان، ناظم دعوت حلقہ کراچی جنوبی اور ڈاکٹر محمد وقاص، نقیب اسرہ کورنگی غربی نے حاصل کی۔ یہاں اوسطاً 150 مرد اور 100 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ اختر کالونی تنظیم کے تحت دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام ریڈیسن میرج لان میں کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض نقیب اعلیٰ اختر کالونی تنظیم محترم انجینئر عمیر نواز نے انجام دیئے جو حال ہی میں اسلام آباد سے یہاں منتقل ہوئے ہیں، یہ اُن کا کراچی میں پہلا دورہ تھا۔ تقریباً 280 حضر مرد اور 70 خواتین نے باقاعدگی سے اس پروگرام میں شرکت کی۔

کراچی شہر کے اہم ترین چوک شاہین کمپلیکس کے پاس ہما لان میں دورہ ترجمہ قرآن اولڈ سٹی تنظیم کے تحت ہوا۔ محترم محمد ہاشم صاحب، مقامی امیر لانڈھی تنظیم نے مدرس کی سعادت حاصل کی۔ یہاں اوسطاً 110 حضرات اور 60 خواتین نے شرکت کی۔

خلاصہ مضامین قرآن

کلفٹن تنظیم کے تحت کلفٹن اپارٹمنٹ میں خلاصہ مضامین قرآن کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض امیر کلفٹن تنظیم محترم حافظ محمد اسلم نے ادا کیے۔ 50 مرد اور 40 خواتین نے اس پروگرام میں باقاعدگی سے شرکت کی۔ کورنگی وسطی تنظیم کے تحت خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔ امیر کورنگی وسطی تنظیم ڈاکٹر اسرار علی نے مدرس کی ذمہ داری ادا کی، یہاں تقریباً 30 مرد باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ قرآن مرکز ڈیفنس میں خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام ہوا۔ سوسائٹی تنظیم کے ملتزم رفیق محترم محمد رضوان نے مدرس کے فرائض انجام دیئے، تقریباً 35 مرد اور 25 خواتین نے شرکت کی۔

رپورٹ: محمد سہیل (معتمد حلقہ کراچی جنوبی)

حلقہ لاہور (شرقی)

شاہدرہ میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاہور مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم نعیم اختر عدنان کو ملی۔ قبل از رمضان استقبال رمضان کا پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا جس کی حاضری 300 مرد اور 150 خواتین رہی۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً حاضری 40 مرد جبکہ آخری عشرہ میں 65 مرد رہی۔ یہاں تذکیر بالقرآن کورس نہیں ہو سکا۔

کینٹ میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاہور مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم شیر افگن نے حاصل کی۔ یہاں بھی استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 25 مردوں نے شرکت کی۔ پہلے دو عشروں میں یہاں اوسطاً 50 مرد اور 30 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی جبکہ آخری عشرہ میں 70 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 5 جبکہ کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 1 رہی۔ ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 36 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 5 رہی۔ جس میں 30 مرد اور 6 خواتین تھیں۔

صدر میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاہور مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم خائستہ اکبر نے حاصل کی۔ یہاں استقبال رمضان پروگرام میں کم و بیش 100 مردوں نے شرکت کی جبکہ دورہ ترجمہ قرآن کے دوران پہلے دو عشروں میں اوسطاً 40 مرد اور 2 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی جبکہ آخری عشرہ میں 60 مرد اور 5 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 7 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 3 رہی۔ جس میں سے 7 مرد ہی شامل تھے۔ **صدر میں ہی ایک اور جگہ** دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاہور شرقی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم اقبال کمال نے حاصل کی۔ استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا تو مردوں کی حاضری 100 رہی دورہ ترجمہ قرآن کے دوران پہلے دو عشروں میں اوسط حاضری 25 مرد اور 10 خواتین رہی جبکہ آخری عشرہ میں یہ تعداد 35 مرد اور 15 خواتین ہوگئی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 10 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 3 رہی۔ ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 3 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 0 رہی جس میں 2 مرد

اور 1 خواتین شامل تھیں۔

شاد باغ میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاہور مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم شہباز احمد شیخ نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 124 مرد اور 27 خواتین نے شرکت کی۔ دورانِ رمضان پہلے دو عشروں میں اوسطاً 40 مرد اور 20 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی جبکہ آخری عشرہ میں 50 مرد اور 30 خواتین نے شرکت کی۔

فیروز پور روڈ پر دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم ڈاکٹر عثمان خالد نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 150 مرد اور 70 خواتین کی حاضری رہی۔ دورانِ رمضان پہلے دو عشروں میں اوسطاً 100 مرد اور 70 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ جبکہ آخری عشرہ میں 175 مرد اور 100 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 10 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 2 رہی۔ جس میں 7 مرد اور 3 خواتین شامل تھیں۔

ڈی ایچ اے میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم اعجاز لطیف نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 35 مرد اور 10 خواتین کی حاضری رہی جبکہ دورانِ رمضان پہلے دو عشروں میں اوسطاً 130 مرد اور 100 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 200 مرد اور 150 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 24 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 8 رہی۔ جس میں 22 مرد اور 2 خواتین شامل تھیں۔

حلقہ ملاکنڈ

باجوڑ غربی میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ملاکنڈ تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت محترم نبی محسن نے حاصل کی۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 20 مردوں نے باقاعدگی سے شرکت کی جبکہ آخری عشرہ میں تعداد بڑھ کر 35 ہوگئی۔

بٹ خیلہ میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام ملاکنڈ تنظیم نے کیا۔ مدرس کے فرائض محترم شوکت اللہ نے ادا کئے۔ یہاں پہلے دو عشروں میں حاضری اوسطاً 30 مرد رہی جبکہ آخری عشرہ میں بڑھ کر اوسطاً 40 مرد ہوگئی۔ بٹ خیلہ میں ہی ایک اور دورہ ترجمہ قرآن میں مدرس کی سعادت محترم امیر رحمٰن نے حاصل کی۔ جہاں تقریباً 35 مرد پہلے دو عشروں میں اور آخری عشرہ میں بھی 35 مرد حاضر ہوتے رہے۔ **بٹ خیلہ میں ایک اور مقام** پر دورہ ترجمہ قرآن ملاکنڈ تنظیم کے تحت منعقد ہوا جہاں مدرس کی سعادت محترم شاکر اللہ نے حاصل کی۔ یہاں اوسطاً 35 مرد پہلے دو عشروں میں اور 40 مرد آخری عشرہ میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔

باجوڑ شرقی میں دورہ ترجمہ قرآن میں مدرس کی سعادت محترم شیر محمد نے حاصل کی۔ یہاں تقریباً 10 مردوں نے پہلے دو عشروں میں اور 15 مردوں نے آخری عشرہ میں شرکت کی۔

کبل میں دورہ ترجمہ قرآن میں بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو ریکارڈنگ پیش کی گئی یہاں اوسطاً 8 حضرات باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے رہے۔

حلقہ حیدر آباد

گلشن سحر قاسم آباد کے مقام پر دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد حیدر آباد تنظیم کے تحت کیا گیا۔ یہاں پروگرام کا انعقاد گزشتہ 16 سال سے ہو رہا ہے۔ مدرس کے فرائض محترم شفیع محمد لاکھو اور محترم عبدالرحمن رند نے انجام دیئے۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 300 مرد اور 60 خواتین نے شرکت کی۔ پہلے دو عشروں میں روزانہ اوسط حاضری 80 مرد اور 70 خواتین رہی جبکہ آخری عشرہ میں 60 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ اعتکاف کے لیے 30 مردوں اور 3 خواتین مجموعی طور پر 33 افراد نے رجسٹریشن کرائی۔ تذکیر بالقرآن کورس 33 افراد نے مکمل کیا۔ جس میں 33 مرد شامل تھے۔

حیدر آباد سٹی میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد حیدر آباد تنظیم کے تحت کیا گیا۔ یہاں پروگرام کا انعقاد گزشتہ 12 سال سے قرآن مرکز ہیر آباد میں ہو رہا ہے۔ مدرس کے فرائض محترم حافظ احسان اللہ اور محترم محمد رفیق نے انجام دیئے۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 60 مردوں اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ دورانِ رمضان پہلے دو عشروں میں اوسطاً 80 مرد اور 70 خواتین جبکہ آخری عشرہ میں 60 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس کا اہتمام نہیں ہوا۔

مقامی تنظیم لطیف آباد شرقی و غربی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مرینہ بینکوئیٹ لطیف آباد میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم خضر حیات اور محترم محمد فاروق ناغڑ نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 300 مردوں اور 350 خواتین نے اور آخری عشرہ میں 400 مرد اور 450 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 25 مرد اور 30 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم لطیف آباد شرقی و غربی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد سنگم گارڈن لطیف آباد میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم سید شاکر علی اور محترم یاسر شیخ نے انجام دیئے۔ پروگرام میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 250 مرد اور 180 خواتین جبکہ آخری عشرہ میں 300 مرد اور 200 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 20 مردوں اور 25 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ریونیو سوسائٹی فیز 1 قاسم آباد میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم ذوالفقار علی شاہ، محترم عبدالحکیم دایو اور محترم ڈاکٹر ظہیر/محترم فہد نے انجام دیئے۔ پروگرام میں روزانہ پہلے دو عشروں میں اوسط 35 مرد اور 35 خواتین اور آخری عشرہ میں 25 مرد اور 35 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 37 مردوں نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم قاسم آباد غربی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد دی انٹیلیکچول اسکول جامشورو میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم عبدالحسیب شیخ، محترم شاہ حسن اور محترم منظور سولنگی نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 38 مرد اور 32 خواتین نے جبکہ آخری عشرہ میں 30 مرد اور 42 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 25 مردوں کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم قاسم آباد غربی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ابڑا مسجد، مانجھن میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم اسامہ ایاز نے انجام دیئے۔ تینوں عشروں میں اوسطاً 50 مردوں اور 36 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 30 مردوں نے حاضری دی۔

مقامی تنظیم قاسم آباد شرقی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد میمن اکیڈمی ہرداس پورہ

شہداد پور میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر سید سعد اللہ نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 6 مرد اور 6 خواتین نے جبکہ آخری عشرہ میں 6 مردوں نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم قاسم آباد شرقی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد آشیانہ راؤ احمد رضا، جوہر آباد ٹنڈو آدم میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر راؤ احمد رضا نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 18 مردوں نے جبکہ آخری عشرہ میں 25 مردوں نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم نواب کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد حامد علی کلب کورٹ روڈ نواب شاہ میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم عاکف اقبال، محترم ایاز قریشی اور محترم مولانا طاہر نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 70 مرد اور 65 خواتین نے جبکہ آخری عشرہ میں 90 مرد اور 80 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 40 مردوں نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم خانواہن کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مسجد صدیق اکبر خانواہن، نوشہرو فیروز میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم مولانا عاقل نے انجام دیئے۔ تینوں عشروں میں اوسطاً 40 مردوں نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 70 مرد حاضر تھے۔

مقامی تنظیم کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مسجد گوٹھ حاجی مبارک لاکھو، بھریا میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم مولانا عبدالحمید لاکھو نے انجام دیئے۔ پروگرام میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 11 مرد اور 14 خواتین نے جبکہ آخری عشرہ میں 14 مرد اور 14 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 10 مرد اور 11 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم مٹھیانڑی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد مسجد گوٹھ ٹھٹ گھڑاؤ میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم حافظ شاہمیر نے انجام دیئے۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 18 اور آخری عشرہ میں 22 مردوں نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 30 مردوں کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم لاکھا روڈ کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد لاکھا روڈ میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم مفتی حنیف نے انجام دیئے۔ پروگرام میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 18 اور آخری عشرہ میں 22 مردوں نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 30 مردوں کی حاضری رہی۔

حلقہ ساہیوال

مقامی تنظیم پاکپتن کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن پاکپتن میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم پروفیسر نوازش رسول نے انجام دیئے۔ پروگرام میں روزانہ پہلے دو عشروں کے دوران اوسطاً حاضری 20 مرد اور 10 خواتین رہی جبکہ آخری عشرہ میں یہ تعداد 40 مرد اور 40 خواتین ہوگئی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 40 مرد اور 10 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم ساہیوال کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن ساہیوال میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم محمد عبداللہ سلیم نے انجام دیئے۔ پروگرام میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 35 مردوں اور 7 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 50 مرد اور 15 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 25 مرد اور 6 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم وہاڑی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد وہاڑی میں ہوا جہاں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو چلا کر درس دیا گیا۔ پروگرام میں روزانہ پہلے دو عشروں میں اوسط 30 مرد اور 30 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 40 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 50 مرد اور 30 خواتین کی حاضری رہی۔

مقامی تنظیم بورے والا کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن بورے والا میں ہوا۔ مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر مظہر الاسلام نے انجام دیئے۔ پروگرام میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 15 مردوں نے جبکہ آخری عشرہ میں 20 مردوں نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس کا اہتمام نہیں ہوا۔

❁❁❁

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ روزہ اور قرآن دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا سفارش کرنے والا بنائے جن کی سفارش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو۔ آمین!

(تدوین: محمد حسیب آصف)

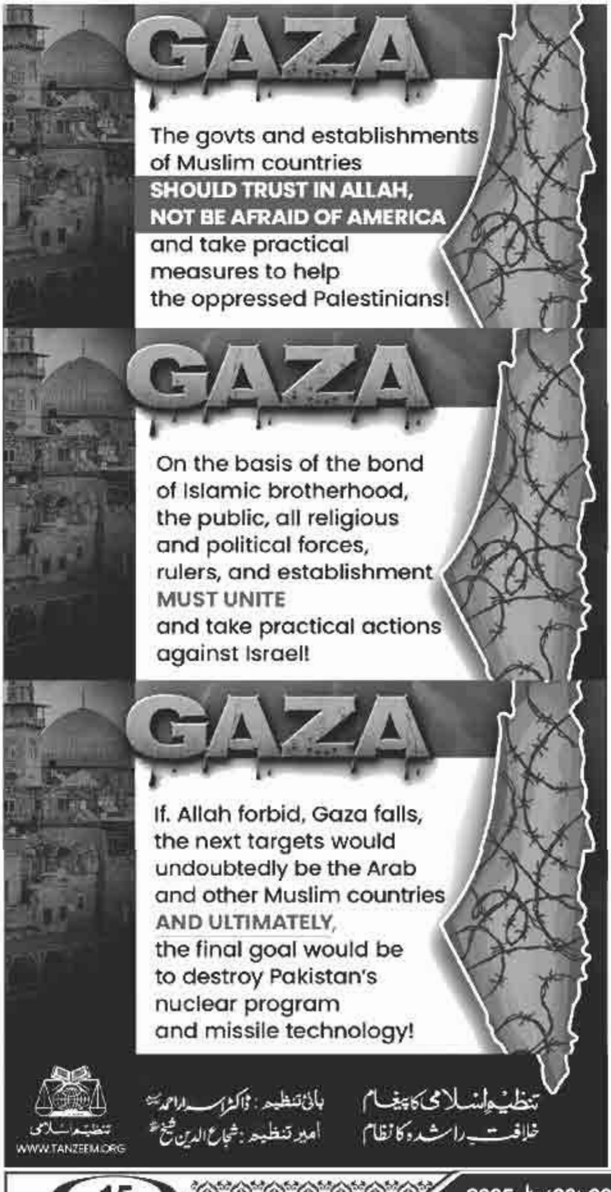

رمضان المبارک کے بعد بھی رب کی رضا کی زندگی گزارو!

مولانا محمد یوسف خان

حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اے لوگو! وہی اعمال اختیار کرو جن کی تمہیں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمہارے اعمال سے) اس وقت تک نہیں تھکتا جب تک تم خود (نیکیوں سے) نہ تھک جاؤ۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔‘‘ (متفق علیہ)

رمضان میں ہر وقت ہمارے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا استحضار رہا، حرام کھانے سے رکے رہے، نمازوں کی پابندی کی، قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے، جھوٹ غیبت سے بچتے رہے، صدقات کیے، لوگوں کو روزے افطار کروائے، غریبوں میں راشن تقسیم کیے، اب ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اللہ کی پسند کی اُس زندگی کو جاری رکھیں اور اس کے خلاف زندگی نہ گزاریں۔ حرام سے بچنے کے لیے اسی ارادی اور قوت ایمانی کو استعمال کریں جس کے ذریعہ رمضان میں حلال کھانے اور پینے سے رکے رہے۔

رمضان میں اللہ جل شانہ انسان کو جو قوت ارادی اور قوت ایمانی عطا کرتا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے ایسے نوجوان جو زندگی میں کبھی بھی گناہ نہیں چھوڑتے وہ بھی بند کمروں کے اندر روزے سے رہے اور انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں، اگر اُن سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں کھاتے تو جواب ہوتا ہے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے نیت کی ہوئی ہے میں صبح سے شام تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔

یہی وہ تربیت ہے جو اللہ جل شانہ رمضان میں ہماری کرنا چاہتے ہیں۔ گویا اللہ جل شانہ فرما رہے ہیں کہ اے بندے! دیکھ تو قوتِ ارادی اور قوتِ ایمانی استعمال کرنے سے حلال کھانے سے رُک سکتا ہے تو اس وقت ارادی اور قوتِ ایمانی کو استعمال کر کے باقی گیارہ مہینے بھی حرام سے رک سکتا ہے۔

☆ ہر وقت یہ تصور کہ اللہ دیکھ رہا ہے:

رمضان کے انتیس تیس دن اللہ جل شانہ روزہ دار کی یہ تربیت فرماتے ہیں کہ وہ ہر وقت یہ تصور کرے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ رمضان میں روزہ دار کئی دفعہ کمرے میں اکیلا بھی ہوتا تھا، کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوتی تھیں، لیکن روزہ دار اُس میں سے کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اگرچہ اس نے روزہ رکھا ہوتا تھا، لیکن کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا، کھالیتا، پی لیتا، لیکن اگر روزے دار سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں کھایا بند کمرے میں تو وہ چاہے کتنا ہی گیا گزرا گناہگار ہو وہ کہتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

کاش کہ اس تصور کی تربیت کو روزہ دار باقی گیارہ مہینوں میں حرام کاموں سے بچنے کے لیے بھی استعمال کر لے کہ جب حلال کھانا سامنے رکھا ہوا تھا، پھل سامنے رکھا ہوا تھا، اس نے صرف اس وجہ سے بند کمرے میں نہیں کھایا اور نہ ہی پیا کہ اللہ دیکھ رہا ہے چنانچہ اللہ کی طرف سے کی گئی ایک مہینہ کی اس تربیت کو رمضان کے بعد بھی باقی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

☆ کھانے پینے میں رمضان کی تربیت کو جاری رکھنا:

اللہ نے رمضان میں انتیس تیس دن تک سحری اور افطاری کے اوقات کے ذریعہ روزہ دار کی دو کھانوں کے دوران وقفہ کرنے کی تربیت کی۔

کتنے لوگ ہیں کہ اس عادت کی وجہ سے ان کے معدے کا نظام ٹھیک ہو گیا، اُن کا بلڈ پریشر اعتدال میں آ گیا، اور اُن کی شوگر کا نظام ٹھیک ہو گیا۔ ڈاکٹر حضرات تو روک ٹوک کر تھک جاتے ہیں، کہ چالیس سال کے اوپر والے حضرات دو کھانوں کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کر لیں۔ یہ انسان وقفہ کرنا بھی سیکھ گیا۔ اب اس عادت کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں تاکہ صحت بھی محفوظ رہے اور انسان خوب عبادت کر سکے اور معاشرے کا مفید فرد بن سکے۔

☆ جلدی بیدار ہونے کی عادت:

اللہ نے رمضان میں جلدی جاگنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی وجہ سے تہجد کی نماز اور مسجد میں باجماعت نماز کی بھی توفیق مل جاتی تھی وہ نماز جس کی فضیلت قرآن کریم کی کئی آیات اور آپ ﷺ کی کئی احادیث مبارکہ میں وارد ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨﴾ (الذاریات)

’’رات کا تھوڑا ہی حصہ ہوتا تھا جس میں وہ سوتے تھے۔ اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔‘‘

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝٦٤﴾ (الفرقان) ’’اور وہ لوگ راتیں بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔‘‘

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝٦﴾ (المزمل) ’’یقیناً رات کا جاگنا بہت مؤثر ہے نفس کو زیر کرنے کے لیے اور بات کو زیادہ درست رکھنے والا ہے۔‘‘

چنانچہ رمضان میں اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو اب اس کو آئندہ زندگی میں باقی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی عادت:

رمضان میں جب نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی عادت بن گئی تو اب اس کو بھی باقی رکھا جائے، کہ نماز کو پابندی سے ادا کرنا اُن لوگوں کا وصف ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے کامیاب قرار دیا ہے اور اُن کو جنت کا وارث قرار دیا ہے اور ایک آیت میں اُن کے لیے جنت میں اکرام و اعزاز کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ کامیاب مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١﴾ (المؤمنون)

’’اور وہ جو اپنی نمازوں کی پوری محافظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو وارث ہوں گے۔ وہ وارث ہوں گے ٹھنڈی چھاؤں والے باغات کے اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

ان آیات کی تفسیر میں تفسیر مدارک اور تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو اُن کے وقتوں میں، ان کی شرائط وآداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔

چنانچہ جب رمضان میں یہ عظیم عادت بن گئی تو انسان کو چاہیے کہ اس کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھے۔

☆ قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کی عادت:

رمضان میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کی عادت بن گئی جس میں اللہ نے انوار و برکات کے ساتھ بہت بڑا ثواب رکھا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے اُس حرف کے عوض ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے۔'' (سنن الترمذی)

جب اللہ نے رمضان میں اس عظیم عمل کی عادت بنادی تو چاہیے کہ رمضان کے بعد بھی اس کو باقی رکھیں۔

☆ جھوٹ، غیبت سے بچنے کی عادت:

رمضان میں جھوٹ، غیبت سے بچنے کی بھی عادت بن جاتی ہے۔ غیبت زبان پر آتے آتے رہ جاتی ہے کہ روزہ ہے کہ کہیں روزہ خراب نہ ہو جائے، اسی طرح کئی مرتبہ کسی بات میں جھوٹ بولنے کی نوبت آتی ہے لیکن انسان یہ سوچ کر جھوٹ سے رک جاتا ہے کہ روزہ ہے کہیں میرے روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ دونوں گناہ کبیرہ گناہوں میں سے ہیں، اور قرآن مجید میں ان پر سخت وعید آئی ہے، جھوٹ بولنے والے پر سورہ آل عمران کی آیت 61 میں لعنت کی گئی ہے اور غیبت کرنے کو سورہ حجرات کی آیت 12 میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب اللہ نے رمضان میں ان دونوں کبیرہ گناہوں سے بچنے کی عادت اپنانے کی توفیق عطا فرمادی تو اب ہمیں اس عادت کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا چاہیے۔

☆ دوسروں کو کھلانے کی عادت:

رمضان المبارک میں لوگوں کو روزہ افطار کروا کر دوسروں کو کھلانے کی عادت بن گئی ہے جو کہ بہت بڑا نیکی کا عمل ہے، اللہ جل شانہ نے بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ کا ایک حصہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ فرمائیں گے: ''اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے مجھے نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب، میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا؟ آپ تو رب العالمین ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اُسے کھانا کھلاتا تو اُس کا اجر مجھ سے پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا تھا تو نے مجھے نہیں پلایا تھا! وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کو پلاتا؟ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا اور تو نے اُسے نہیں پلایا۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اگر تو اُسے پلاتا تو اُس کا اجر مجھ سے پاتا۔'' (صحیح مسلم)

چنانچہ اللہ نے رمضان میں ہمیں جو دوسروں کو کھلانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اس کی عادت ہوگئی ہے تو اس کو رمضان کے بعد بھی باقی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

☆ کانوں، دل اور نگاہ کی حفاظت کی عادت:

جس طرح رمضان میں آنکھ، کان اور دل کو گناہوں کی آلودگی سے بچایا ہے اسی طرح آئندہ رمضان تک ان کو گناہوں سے بچانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ۝۳۶﴾ (بنی اسرائیل) ''یقیناً سماعت، بصارت اور عقل سبھی کے بارے میں باز پُرس کی جائے گی۔''

اس آیت کی رو سے انسان کی آنکھ جو دیکھتی ہے انسان سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، کان جو سنتے ہیں اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور دل جو کینہ، بغض، نفرت اور عداوت رکھے گا اس کے بارے میں بھی انسان کو جواب دینا ہوگا۔ انسان کا دل بھی ذمہ دار ہوگا، انسان کے کان جو باتیں سنتے ہیں بھی ذمہ دار ہوں گے۔ چنانچہ رمضان میں انسان کو اللہ توفیق دیتا ہے اور وہ کئی چیزوں کو صرف اس وجہ سے دیکھنا چھوڑ دیتا ہے کہ رمضان ہے ابھی نہیں دیکھنی، کئی دفعہ گانا اور موسیقی کی طرف رغبت ہوتی ہے لیکن انسان رک جاتا ہے یہ سوچ کر کہ روزہ خراب ہو جائے گا اسی طرح دل میں نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے کینہ، بغض ونفرت کے جذبات ماند پڑ جاتے ہیں اور انسان پر اچھے جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ رمضان کے بعد بھی ان عادات اور جذبات کو برقرار رکھا جائے۔

☆ گناہ کبیرہ کرنے کی عادت:

رمضان میں انسان کی گناہ کبیرہ سے بچنے کی تربیت ہو جاتی ہے اب انسان کو چاہیے کہ اسی عادت کو برقرار رکھے اور جو بڑے بڑے گناہ ہیں ان سے اپنے آپ کو بچائے رکھے، کیونکہ گناہ صغیرہ کو تو اللہ تعالیٰ توبہ کے بغیر مختلف اعمال کی وجہ سے ہی معاف فرما دیتا ہے۔ جیسے وضو کرنے سے ہاتھوں چہرے وغیرہ کے گناہوں کا معاف ہونا حدیث سے ثابت ہے۔

لیکن کبیرہ گناہ توبہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ۝۳۱﴾ (النساء) ''اگر تم اجتناب کرتے رہو گے اُن بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا جارہا ہے، تو ہم تمہاری چھوٹی برائیوں کو تم سے دور کردیں گے اور تمہیں داخل کریں گے بہت باعزت جگہ پر۔''

اور اگر وہ گناہ کسی انسان کے حق سے متعلق ہو تو پھر اُس بندے کا حق ادا کرنا لازم ہے اور اگر حق ادا نہ کر سکے تو اس سے معافی مانگنا لازم ہے اس لیے کہ حقوق العباد توبہ واستغفار سے معاف نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی طرح باقی زندگی عبادات کرنے اور گناہوں سے بچ کر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❀❀❀

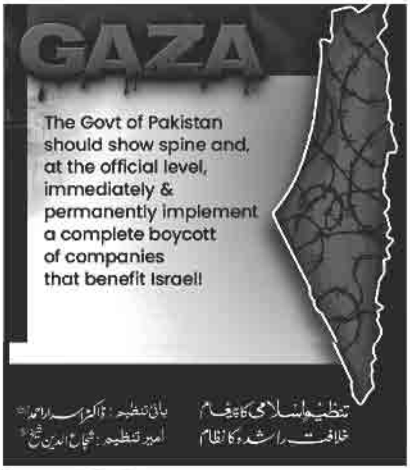

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

• غزہ کے کل 36 اسپتالوں میں سے کسی حد تک سہولیات فراہم کرنے والا آخری ہسپتال مستشفی المعمدانی بے رحم بمباری کے نتیجے میں مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔اب غزہ میں کوئی ایک بھی فعال ہسپتال باقی نہیں رہا۔اب غزہ میں معمولی زخم بھی موت کا پروانہ بن سکتا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت غزہ کی جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں 60ہزار بچوں کو غذائی قلت کی وجہ سے سنگین طبی پیچیدگیوں کا سامنا ہے۔مناسب غذائی وسائل اور صاف پانی کی عدم دستیابی خصوصاً بچوں کے لیے حفاظتی ٹیکوں اور ویکسین کی عدم فراہمی صحت کے مسائل کو مزید بڑھا سکتی ہے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کے چھ ہفتوں سے جاری غزہ کی ناکہ بندی کی وجہ سے غزہ میں بچوں کو تباہ کن نتائج بھگتنا پڑ رہے ہیں اور وہ شدید المیے سے دوچار ہیں۔11 اپریل 2025ء کو فلسطینی وزارتِ صحت کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک 50912 افراد شہید جبکہ 115981 زخمی ہو چکے ہیں۔18 مارچ 2025ء کو جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گولہ باری کے نتیجے میں 1542 معصوم شہری شہید اور 3940 زخمی ہو چکے ہیں۔بمباری سے تباہ ہونے والی عمارتوں کے ملبے سے ابھی تک شہداء کی لاشیں نکالی جارہی ہیں۔ایسے کئی مقامات ہیں جہاں تاحال متعدد شہداء اور زخمی ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں اور اُن تک ایمبولینس اور ریسکیو ٹیمیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔

• اسلام آباد میں مجلس اتحادِ اُمت پاکستان کے زیر اہتمام ”فلسطین اور اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری“ کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس میں تنظیم اسلامی کے امیر، محترم شجاع الدین شیخ نے کہا کہ اُمتِ مسلمہ پر فرض ہے کہ وہ فلسطینیوں کی حمایت میں عملی قدم اٹھائے اور اس مقصد کے لیے سیاسی و اجتماعی سطح پر متحد ہو کر جہاد کو اپنا فریضہ سمجھے۔ اُنہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام کے حقوق کی بازیابی کے لیے عالمی سطح پر متحد ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

• پاکستان بھر کے علماء اور دینی قیادت کا واضح اعلان کیا ہے کہ ریاست پاکستان پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔

• اسرائیلی اخبار معاریف کے ایک حالیہ سروے کے مطابق، 60 فیصد اسرائیلی شہریوں کا خیال ہے کہ ملک میں خانہ جنگی بھڑکنے کا اندیشہ موجود ہے۔

• مجلس تعلقاتِ بین الاقوامی فلسطین کے برطانوی وکلاء نے حماس کی نمائندگی کرتے ہوئے برطانوی وزیر داخلہ کے خلاف ایک قانونی درخواست دائر کی ہے، جس میں تحریک کو دہشت گرد تنظیم قرار دینے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے اور اس فیصلے کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ برطانیہ کو حماس کو ایک فلسطینی مزاحمتی تحریک کے طور پر تسلیم کرنا چاہیے جو حق خودارادیت کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

• **اسرائیل: حماس کو قیدیوں کی رہائی کے بدلے جنگ بندی کی پیشکش:** فلسطینی تنظیم حماس نے کہا ہے کہ اسرائیل نے غزہ میں موجود باقی ماندہ قیدیوں میں سے آدھے قیدیوں کو رہا کرنے کے بدلے 45 دن کی جنگ بندی کی پیشکش کی ہے۔اسرائیل نے حماس سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں جنگ کے خاتمے کے لیے غیر مسلح ہوجائے۔

• **ترکیہ: آیا صوفیہ مسجد کی مرمت و تزئین کا کام شروع:** ترکیہ نے آیا صوفیہ مسجد کے قدیم اور خوبصورت گنبدوں کی مرمت و تزئین کا کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چند سال پہلے ترکیہ میں اس عالی شان آیا صوفیہ مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ صدر طیب ایردوآن نے بحال کیا تھا۔

• **ملائیشیا: سابق وزیر اعظم عبداللہ احمد بداوی انتقال کر گئے:** سابق وزیر اعظم عبداللہ احمد بداوی 85 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔وہ 2003ء میں ملائیشیا کے وزیر اعظم بنے تھے۔اُنہیں سانس لینے میں دشواری پر ہسپتال منتقل کیا گیا تھا۔

• **بنگلہ دیش: پاسپورٹس پر ”سوائے اسرائیل کے“ کی عبارت شامل:** وزارت داخلہ کی نائب سیکرٹری نیلیما افروز نے تصدیق کی ہے کہ وزارت داخلہ نے محکمہ امیگریشن اینڈ پاسپورٹ کو اس شق کو بحال کرنے کی ہدایت کی ہے جس کے تحت بنگلہ دیش کے پاسپورٹ پر لکھا ہے کہ ”یہ پاسپورٹ اسرائیل کے سوا دنیا کے تمام ممالک کے لیے کارآمد ہے۔“ اس فیصلے کو باضابطہ طور پر نافذ العمل کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 2021ء میں معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی حکومت نے پاسپورٹ کو بین الاقوامی معیارات کے مطابق ڈھالنے کا حوالہ دیتے ہوئے اس عبارت کو ہٹا دیا تھا۔

• **غزہ: 30 فی صد حصے پر اسرائیل کا قبضہ ہو چکا:** ایک اسرائیلی سیکورٹی ذریعے نے تصدیق کی ہے کہ غزہ کی پٹی کا 30% حصہ قبضے میں لیا جا چکا ہے۔مزید یہ کہ فوج عسکری دباؤ میں اضافہ کر رہی ہے۔جبکہ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ مارچ کے وسط سے اب تک غزہ پر ہونے والے کم از کم 36 اسرائیلی فضائی حملوں میں صرف خواتین اور بچے ہی شہید ہوئے ہیں۔اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرش نے کہا ہے کہ غزہ میں ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے امداد کا ایک قطرہ بھی نہیں پہنچا۔دوسری جانب سعودی عرب نے فلسطینیوں کو اُن کی سرزمین سے بے دخل کرنے کی تجویز مسترد کر دی۔

• **امارات اسلامیہ افغانستان: 4 افراد کو سرعام سزائے موت:** افغانستان کی سپریم کورٹ نے ملک میں 4 افراد کو مختلف مقامات پر سرعام فائرنگ کر کے سزائے موت دیدی۔ طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد ایک ہی دن میں سب سے زیادہ مجرموں کو دی گئی سزائے موت ہے۔یہ سزائیں 3 مختلف صوبوں کے سٹیڈیمز میں دی گئیں جس کے بعد 2021ء سے اب تک سرعام سزائے موت پانے والے افراد کی تعداد 10 ہوگئی ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشرواشاعت)

مفہوم فرمان رسول ﷺ دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہوں تو پانی ضائع نہ کریں

رب کریم کی عظیم نعمت پانی زندگی ہے، اسے بچائیں

زیر زمین پانی کی سطح کو بلند کرنے اور سیلاب سے بچاؤ کے ممکنہ طریقے

ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی ایک وقت وضو کرنے میں 4 سے 5 لیٹر پانی استعمال کرتا ہے اور یہ پانی پاک ہوتا ہے اور ہم اپنی ناسمجھی کی بنا پر اس کو گٹر کے پانی میں ڈال کر ضائع کر رہے ہیں، اگر مسجد میں دو سیوریج سسٹم بنائے جائیں ایک ٹوائلٹ کا جس کا پانی سوسائٹی کے گندے پانی کے ساتھ منسلک کیا جائے اور دوسرا وضو اور بارش کے پانی کو جمع کرنے کا۔ مساجد میں وضو اور بارش کے پانی کو جمع کر کے 150 فٹ بور/ یا 8 فٹ گولائی اور 30 فٹ گہرائی والا ہنی کومب کنواں / غرقی تیار کر کے دوبارہ زیر زمین پہنچانے کا بندوبست کر دیا جائے تو اس طرح ان گنت پانی کو دوبارہ استعمال میں لایا جاسکے گا۔ اور زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہو جائے گی۔ اس منصوبے کی اندازاً لاگت تقریباً دولاکھ پچھتر ہزار سے تین لاکھ روپے -/275,000 سے -/300,000 تک ہو گی۔

الحمدللہ بیتُ اللہ فاؤنڈیشن کی تکنیکی معاونت کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچنے والے منصوبہ جات کی تفصیلات درج ذیل ہیں

- ★ جامع مسجد عائشہ صدیقہ لاہور تکمیل منصوبہ اکتوبر 2022، سالانہ پانی کی بچت تقریباً 3,00,000 (تین لاکھ) لیٹر
- ★ جامع مسجد ٹریٹ کارپوریشن لاہور تکمیل منصوبہ ستمبر 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 1500,000 (پندرہ لاکھ) لیٹر
- ★ جامع مسجد تقوی پنجاب کوآپریٹو سوسائٹی غازی روڈ لاہور کینٹ تکمیل منصوبہ نومبر 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 10,00,000 (دس لاکھ) لیٹر
- ★ جامع مسجد مدنی ماہی چوک صادق آباد تکمیل منصوبہ جولائی 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 15,00,000 (پندرہ لاکھ) لیٹر
- ★ مدرسہ انوار محمد حمادیہ گڈو روڈ ماہی چوک صادق آباد تکمیل منصوبہ مارچ 2024 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 5,00,000 (پانچ لاکھ) لیٹر

اس پیغام کو عام کیجئے **جزاک اللہ خیرواحسن الجزاء**

ان منصوبوں میں تکنیکی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے
بیتُ اللہ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیا جاسکتا ہے

محمد عظیم صدر
0321-4630894

حافظ محمد علی ناظم مالیات
0317-3817824

مفتی عتیق الرحمن شہیدی امام مسجد
0321-5781187

مرکزی دفتر: بیتُ اللہ فاؤنڈیشن جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ، سمارٹ ٹاؤن،
نزد ای 5 بلاک، انجینیئرز ٹاؤن، سیکٹر اے، ڈیفینس روڈ لاہور

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.15

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore